SAT.Ist.Augst.2026
VOLUME:22 NO:179
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ یکم/اگست 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 179
17/صفر المظفر 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

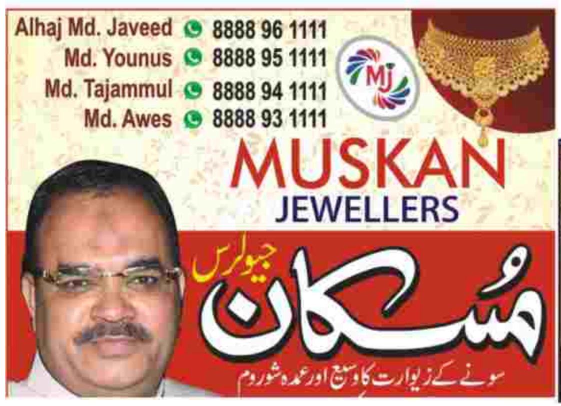

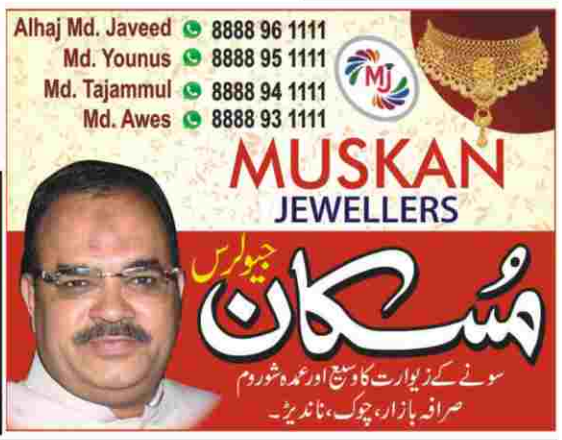

دہلی فسادات: انکت شرما قتل معاملہ میں

طاہر حسین سمیت 5 مجرموں کو عمر قید کی سزا

نئی دہلی: شمال مشرقی دہلی فسادات کے دوران انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما کے قتل کے مقدمے میں دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے جمعہ کو اہم فیصلہ سناتے ہوئے سابق کونسلر طاہر حسین سمیت 5 مجرموں کو عمر قید کی سزا سنائی۔ سزا سنائے جانے کے بعد عدالت سے باہر میڈیا سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے طاہر حسین نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ہائی کورٹ سے انصاف ملے گا۔ عدالت نے اس سے قبل 13 جولائی کو اس مقدمے میں سماعت مکمل ہونے کے بعد طاہر حسین، ناظم، قاسم، جاوید اور انس کو قتل اور دیگر سنگین جرائم کا قصوروار قرار دیا تھا۔ سزا کے تعین کے دوران دہلی پولیس نے پانچوں مجرموں کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا تھا، تاہم عدالت نے تمام حالات کا جائزہ لینے کے بعد انہیں عمر قید کی سزا سنائی۔ یہ مقدمہ فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات سے متعلق ہے۔ انہی فسادات کے دوران آئی بی کے سکیورٹی اسسٹنٹ انکت شرما لاپتا ہو گئے تھے۔ بعد ازاں ان کی لاش چاند باغ علاقے کے ایک نالے سے برآمد ہوئی تھی۔ اس مقدمے میں مجموعی طور پر 11 ملزمان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے ثبوتوں کے فقدان کی بنیاد پر 6 ملزمان کو بری کر دیا، جبکہ طاہر حسین، ناظم، جاوید، قاسم اور انس کو مختلف دفعات کے تحت مجرم قرار دیا۔

عدالت نے ان پانچوں کو تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 302 (قتل)، 365 (اغوا)، 188، 153 اے، 147، 148 اور 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ تاہم عدالت نے انہیں مجرمانہ سازش سے متعلق دفعہ 120 بی کے الزام سے بری کر دیا۔ سماعت کے دوران استغاثہ نے موقف اختیار کیا کہ انکت شرما کا قتل ایک منصوبہ بند کارروائی کا حصہ تھا اور اس کا مقصد فسادات کے دوران حالات کو مزید کشیدہ بنانا تھا۔ دہلی پولیس نے عدالت سے کہا کہ ایک سرکاری افسر کے قتل جیسے جرم پر سخت ترین سزا دی جانی چاہیے تاکہ معاشرے میں مضبوط پیغام جائے۔ دوسری جانب مدعا علیہان کے وکلا نے عدالت سے نرمی کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تمام مجرم خاندانی ذمہ داریاں رکھتے ہیں اور ان کا کوئی سابق مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے۔ تاہم عدالت نے اس جرم کو نہایت سنگین قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔

بھرت تیواری انکاؤنٹر: گولی چلانے والا ایس ٹی ایف اہلکار گرفتار، کارروائی سے معاملے نے نیا رخ اختیار کیا

پٹنہ: بہار کے زیر بحث بھرت تیواری انکاؤنٹر معاملے میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ پولیس نے بھرت تیواری پر گولی چلانے کے الزام میں اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کے اہلکار اکشے کمار کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ کارروائی متوفی کے اہل خانہ اور مقامی لوگوں کے مسلسل احتجاج اور انصاف کے مطالبے کے بعد عمل میں آئی۔ اطلاعات کے مطابق، بھرت تیواری کی 17 جون کو بہار کے ضلع بھوجپور میں پولیس انکاؤنٹر کے دوران موت ہوئی تھی۔ اس واقعے کے بعد سے ہی اہل خانہ نے پولیس کے سرکاری موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ یہ ایک فرضی انکاؤنٹر تھا اور بھرت تیواری کو جان بوجھ کر گولی مار کر ہلاک کیا گیا۔ اہل خانہ کا کہنا تھا کہ بھرت تیواری پولیس کے سامنے خود سپردگی (سرینڈر) کرنے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن اس کے باوجود ان پر فائرنگ کی گئی۔ واقعے کے بعد سامنے آنے والی ایک ویڈیو کا حوالہ دیتے ہوئے خاندان نے الزام لگایا کہ اس میں بھرت تیواری کو ہتھیار ڈالنے کی حالت میں دیکھا جا سکتا ہے، اس لیے پولیس کی کارروائی پر غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔ دوسری جانب، پولیس نے ابتدائی طور پر دعویٰ کیا تھا کہ بھرت تیواری مسلح تھے اور پولیس ٹیم پر حملہ کر رہے تھے، جس کے جواب میں کی گئی فائرنگ کے دوران وہ ہلاک ہوئے۔ تاہم اس دعوے پر سوالات اٹھنے کے بعد معاملہ مزید حساس ہو گیا اور ریاست بھر میں اس پر بحث شروع ہو گئی۔ آرا کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) راج نے تصدیق کی کہ بھرت تیواری انکاؤنٹر کیس میں ملوث پولیس اہلکار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے مطابق گرفتار اہلکار کی شناخت ایس ٹی ایف جوان اکشے کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انکاؤنٹر کی کارروائی آرا پولیس اور ایس ٹی ایف نے مشترکہ طور پر انجام دی تھی، جبکہ اب قانونی کارروائی جاری ہے اور معاملے کی مزید تفتیش کی جا رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق، بڑھتے عوامی غصے اور امن و امان کی صورتحال کے پیش نظر اعلیٰ حکام نے تحقیقات تیز کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ابتدائی شواہد اور بیانات کی بنیاد پر اکشے کمار کو پہلے حراست میں لیا گیا، جس کے بعد انہیں باقاعدہ گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ گرفتار اہلکار سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے تاکہ انکاؤنٹر کے وقت پیش آنے والے حالات، پولیس کے خود دفاع کے دعوے اور فائرنگ کی وجوہات کا مکمل جائزہ لیا جا سکے۔ حکام کے مطابق، تحقیقات قانون کے مطابق آگے بڑھائی جا رہی ہیں اور تمام پہلوؤں کی جانچ ہوگی۔ بھرت تیواری کے اہل خانہ نے اس گرفتاری کو انصاف کی جانب پہلا قدم قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ واقعے میں ملوث دیگر ذمہ دار افراد کے خلاف بھی کارروائی کی جائے۔ ادھر، معاملے کی حساسیت کے پیش نظر علاقے میں اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی ہے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹا جا سکے۔

رام مندر چندہ چوری معاملہ: ملزمان کے وکیل نے پولیس پر اٹھائے سوال، مناسب دفعات کے تحت تفتیش کا مطالبہ

نئی دہلی: رام مندر کے چندے کی مبینہ چوری کے معاملے میں ملزمان کے لیے ریاستی حکومت کی جانب سے مقرر کیے گئے قانونی امدادی وکیل کلشیکھر سنگھ نے اتر پردیش پولیس کی جانب سے عائد کی گئی بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کی متعدد دفعات پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ جلد عدالت سے رجوع کریں گے تاکہ اس مقدمے کی تفتیش مناسب قانونی دفعات کے تحت کرائی جائے اور اسی کے مطابق چارج شیٹ داخل کی جائے۔ کلشیکھر سنگھ کو اس وقت ملزمان کی پیروی کی ذمہ داری دی گئی تھی جب فیض آباد بار ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ اس مقدمے میں اس کے اراکین کسی بھی ملزم کی وکالت نہیں کریں گے۔ وکیل نے کہا کہ پولیس نے ایک ہی مقدمے میں چوری اور مجرمانہ خیانت یا غبن سے متعلق دفعات بیک وقت عائد کی ہیں، جبکہ ان کے مطابق دونوں نوعیت کے الزامات ایک ساتھ لاگو نہیں کیے جا سکتے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ عدالت سے درخواست کریں گے کہ پولیس کو مناسب قانونی دفعات کے تحت دوبارہ تفتیش اور اسی بنیاد پر چارج شیٹ داخل کرنے کی ہدایت دی جائے۔ کلشیکھر سنگھ نے مزید کہا کہ مقدمے میں ایسی دفعات بھی شامل کی گئی ہیں جن کے تحت عمر قید تک کی سزا کا انتظام ہے، حالانکہ ان کے بقول ملزمان کا یہ پہلا فوجداری مقدمہ ہے اور اس نوعیت کی سخت دفعات کا اطلاق مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ پولیس نے ملزمان کو 'لوک سیوک' (سرکاری ملازم) تصور کرتے ہوئے ان پر عوامی املاک میں خرد برد سے متعلق دفعات لگائی ہیں۔ ان کے مطابق رام مندر ٹرسٹ کوئی سرکاری یا عوامی اتھارٹی نہیں ہے، اس لیے ملزمان کو سرکاری ملازم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر مناسب دفعات عائد کی جاتیں تو ان کے موکلوں کو مقامی عدالت سے ضمانت حاصل کرنے میں آسانی ہوتی۔ ضمانت کی درخواست کے بارے میں پوچھے جانے پر کلشیکھر سنگھ نے کہا کہ وہ آئندہ ہفتے اس سلسلے میں کارروائی شروع کریں گے، تاہم انہوں نے درخواست دائر کرنے کی کوئی حتمی تاریخ نہیں بتائی۔ ادھر فیض آباد بار ایسوسی ایشن پہلے ہی اس مقدمے میں ملزمان کی پیروی نہ کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ ایسوسی ایشن نے اپنی قرارداد میں یہ بھی کہا تھا کہ اگر کوئی رکن ملزمان کی وکالت کرے گا تو اس پر پانچ لاکھ روپے جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے اور اس کی رکنیت بھی ختم کی جا سکتی ہے۔ کلشیکھر سنگھ نے واضح کیا کہ وہ فیض آباد بار ایسوسی ایشن کے رکن نہیں ہیں، اس لیے ان پر اس قرارداد کا اطلاق نہیں ہوتا اور وہ قانونی امداد کے تحت ملزمان کی پیروی کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ اس مقدمے میں اویناش شکلا، انوکلپ مشرا، لوکیش مشرا، منیش کمار یادو، کرونیش پانڈے، راما شنکر مشرا، سبھاش شریواستو اور راما شنکر یادو عرف منو یادو کو ملزم بنایا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے جولائی کے دوسرے ہفتے میں کلشیکھر سنگھ کو ان ملزمان کے دفاع کے لیے قانونی امدادی وکیل مقرر کیا تھا۔

طلبہ احتجاج: یوتھ کانگریس کا سوال-'20 جولائی کو اس کے دفتر کے باہر پتھروں سے بھرا ٹرک کیسے پہنچا؟'

نئی دہلی: انڈین یوتھ کانگریس (آئی وائی سی) نے 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران اپنے دفتر کے باہر پتھروں سے بھرے ایک ٹرک کی موجودگی پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے اس معاملے کی آزادانہ عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ نہ صرف ایک بڑی سکیورٹی چوک ہے بلکہ اس کے پیچھے کسی سازش کے امکانات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ آئی وائی سی کے قومی صدر ادے بھانو چب نے جمعہ کو پریس کانفرنس میں کہا کہ 20 جولائی کو جب پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا جا رہا تھا، اسی دوران پتھروں سے بھرا ایک ڈمپر پہلے جنتر منتر کے علاقے میں دیکھا گیا اور بعد میں انڈین یوتھ کانگریس اور این ایس یو آئی کے دفاتر کے باہر پہنچ گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ سخت سکیورٹی، بیریکیڈنگ اور ہائی الرٹ کے باوجود یہ ٹرک وہاں تک کیسے پہنچا اور کس کے حکم پر کھڑا کیا گیا۔ ادے بھانو چب نے کہا کہ اگر یہ ٹرک جان بوجھ کر وہاں رکھا گیا تھا تو اس کی نیت کیا تھی؟ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ کہیں ایسا منصوبہ تو نہیں تھا کہ احتجاج کے دوران ان پتھروں کا استعمال ہو اور اس کے بعد مظاہرین کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ ٹرک 20 جولائی سے 25 جولائی تک اسی مقام پر موجود رہا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ دہلی ہائی کورٹ میں سرکاری وکیل نے اس ٹرک کو مظاہرین سے جوڑا، جبکہ 28 جولائی کو دہلی پولیس نے سوشل میڈیا پر کہا کہ یہ ٹرک ایک حادثے کے بعد ضبط کیا گیا تھا۔ چب کے مطابق دونوں موقف ایک دوسرے سے متضاد ہیں، اس لیے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ضروری ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ٹرک کی نقل و حرکت سے متعلق تمام سی سی ٹی وی فوٹیج محفوظ کی جائیں، ذمہ داری طے کی جائے اور اس واقعے کے اصل ذمہ داروں کو سامنے لایا جائے۔ یوتھ کانگریس کے رہنما شانتنو سنگھ نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے 20 جولائی کی سہ پہر تقریباً 3:45 بجے اس ٹرک کو آئی وائی سی دفتر کے باہر دیکھا تھا، جہاں اس وقت سینکڑوں طلبہ موجود تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ مارچ کے دوران پولیس کی لاٹھی چارج کے باوجود طلبہ پرامن تھے، لیکن انہوں نے کچھ ایسے افراد کو بھی ٹرک پر چڑھتے دیکھا جنہیں پولیس نے نہیں روکا۔

'طلبہ پر فائرنگ کے معاملہ میں جتیندر سنگھ نے پارلیمنٹ کو گمراہ کیا'، کانگریس نے پیش کیا مراعات شکنی کا نوٹس

نئی دہلی: کانگریس نے مرکزی وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے خلاف لوک سبھا میں مراعات شکنی کا نوٹس پیش کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ انہوں نے طلبہ کے احتجاج کے دوران فائرنگ سے متعلق ایوان میں غلط معلومات دے کر پارلیمنٹ کو گمراہ کیا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ کے سی وینوگوپال نے لوک سبھا اسپیکر کو نوٹس ارسال کیا ہے، جس میں قواعد کار کے رول 222 کے تحت ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

محمد رفیع: لازوال آواز کی 46 ویں برسی پر خراجِ عقیدت

جدہ میں مقیم شیدائی کے پاس نایاب فلمی ذخیرہ، بیٹے کا نام بھی محمد رفیع

ممبئی، 30 جولائی (ایجنسیز) ہندوستانی فلمی موسیقی کی تاریخ میں چند ہی آوازیں ایسی ہیں جو وقت گزرنے کے باوجود اپنی تازگی، تاثیر اور مقبولیت برقرار رکھتی ہیں۔ انہی میں سب سے نمایاں نام محمد رفیع کا ہے، جنہیں برصغیر کی فلمی دنیا کا "شہنشاہِ ترنم" کہا جاتا ہے۔ ان کے انتقال کو 46 برس گزر چکے ہیں، تاہم ان کی آواز آج بھی کروڑوں دلوں کی دھڑکن بنی ہوئی ہے۔ رفیع کے نغمے نہ صرف پرانی نسل کی یادوں کا سرمایہ ہیں بلکہ نئی نسل بھی انہیں اسی شوق اور وارفتگی سے سنتی ہے۔ 31 جولائی 1980ء کو محمد رفیع کے انتقال کے روز ممبئی میں موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور جمعہ کا دن تھا۔ اس کے باوجود باندرہ سے سانتا کروز کے جوہو مسلم قبرستان تک لاکھوں سوگوار ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ یہ منظر ہندوستانی فلمی تاریخ کے یادگار ترین مناظر میں شمار کیا جاتا ہے۔ معروف صحافی حسن کمال نے اس موقع پر لکھا تھا کہ "رمضان، جمعہ اور ایک نیک سیرت انسان کی رخصتی اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندۂ مومن پر خصوصی رحمت نازل فرمائی۔" محمد رفیع 24 دسمبر 1924ء کو پنجاب کے ضلع امرتسر کے گاؤں کوٹلہ سلطان سنگھ میں ایک متوسط مسلم گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے ان کا رجحان موسیقی کی طرف تھا۔ روایت کے مطابق ایک فقیر کی گائیکی نے انہیں اس قدر متاثر کیا کہ وہ اس کے پیچھے چل پڑتے۔ ان کے بڑے بھائی حمید نے ان کے شوق کو پہچانتے ہوئے نہ صرف حوصلہ افزائی کی بلکہ انہیں باقاعدہ موسیقی کی تعلیم بھی دلوائی۔ ابتدائی جدوجہد کے بعد رفیع نے فلمی دنیا میں قدم رکھا اور پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ اپنی منفرد آواز، جذباتی ادائیگی اور ہر کیفیت کو آواز میں ڈھالنے کی صلاحیت نے انہیں فلمی موسیقی کا معتبر ترین نام بنا دیا۔ انہوں نے رومانوی، المیہ، قوالی، غزل، بھجن، نعت، قومی ترانے اور مزاحیہ گیت سمیت ہر صنف میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ رفیع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ ہر اداکار کی شخصیت کے مطابق اپنی آواز کا رنگ بدل لیتے تھے۔ دلیپ کمار، دیو آنند، شمی کپور، راجندر کمار اور راجیش کھنہ سمیت کئی بڑے اداکاروں کی پہچان میں ان کی آواز شامل رہی۔ کپور خاندان کی کئی نسلوں کے لیے بھی انہوں نے گیت گائے۔ شمی کپور نے ان کے انتقال پر کہا تھا: "میری آواز چلی گئی۔" رفیع نے اپنے کیریئر میں ہزاروں گیت ریکارڈ کیے۔ ان کے مشہور نغموں میں چودھویں کا چاند ہو، دل کے جھروکے میں، بابل کی دعائیں لیتی جا، یہ دنیا یہ محفل میرے کام کی نہیں، تیری آنکھوں کے سوا، پردہ ہے پردہ، سہانی رات ڈھل چکی، آنے سے اس کے آئے بہار، بار بار دیکھو، اکیلے اکیلے کہاں جا رہے ہو اور دیگر بے شمار شاہکار شامل ہیں جو آج بھی مقبول ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اپنی آواز سے بلکہ موسیقاروں اور فلم سازوں کے کیریئر کو بھی نئی بلندی دی۔ موسیقار جوڑی لکشمی کانت ⁕ پیارے لال کی ابتدائی کامیابی میں بھی ان کا اہم کردار رہا، خصوصاً فلم دوستی کے نغموں نے انہیں شہرت دلائی۔ رفیع کو چھ مرتبہ فلم فیئر ایوارڈ اور حکومت ہند کی جانب سے پدم شری سے نوازا گیا۔ تاہم ان کا سب سے بڑا اعزاز عوامی محبت ہے جو آج بھی برقرار ہے۔ ان کی مقبولیت صرف ہندوستان تک محدود نہیں رہی بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش، افغانستان، مشرق وسطیٰ، یورپ اور امریکہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ انہی مداحوں میں افغان نژاد امان اللہ نظامی بھی شامل ہیں جو اس وقت سعودی عرب کے شہر جدہ میں مقیم ہیں۔ امان اللہ نظامی کے گھر میں ہندی فلموں اور موسیقی کا ایک نایاب نجی ذخیرہ موجود ہے جس میں 1930ء سے اب تک کی ہزاروں فلموں کی وی ایچ ایس ٹیپس، سی ڈیز اور دیگر مواد شامل ہے۔ انہوں نے اپنے گھر میں ایک چھوٹا نجی تھیٹر بھی قائم کر رکھا ہے۔ ان کی محمد رفیع سے عقیدت اس حد تک ہے کہ 31 جولائی 1980ء کو، جس دن رفیع کا انتقال ہوا، اسی دن ان کے ہاں پہلے بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ انہوں نے اپنے بیٹے کا نام "محمد رفیع" رکھا، جسے وہ اپنے محبوب فنکار کو خراجِ عقیدت سمجھتے ہیں۔ امان اللہ نظامی فلمی تاریخ، اداکاروں، موسیقاروں اور گیتوں کے بارے میں غیر معمولی معلومات رکھتے ہیں اور رفیع کو محض گلوکار نہیں بلکہ ایک تہذیبی ورثہ قرار دیتے ہیں۔ محمد رفیع کی آواز آج بھی زندہ ہے اور ان کا فن آنے والی نسلوں کے لیے ایک لازوال سرمایہ ہے۔ ان کی آواز میں محبت، درد اور انسانیت کا وہ جذبہ شامل ہے جو ہر دور کے سامع کو متاثر کرتا ہے۔

شاعر کے الفاظ آج بھی ان کی یاد کو تازہ رکھتے ہیں:

تم مجھے یوں بھلا نہ پاؤ گے جب کبھی بھی سنو گے گیت میرے سنگ سنگ
تم بھی گنگناؤ گے

چار دہائیوں سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود محمد رفیع کی آواز آج بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ صرف ایک گلوکار نہیں بلکہ برصغیر کی موسیقی کی وہ لازوال آواز ہیں جو وقت کی قید سے آزاد ہو چکی ہے۔

سیوٹا مہاجر بحران: مراکش سے اسپین آنے والوں کی تعداد 60 ہزار، ہلاکتیں 43 ہوئیں

میڈرڈ: مراکش سے اسپین کے خود مختار علاقے سیوٹا میں مہاجرین کی غیر معمولی آمد کا بحران مزید سنگین ہو گیا ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران سیوٹا پہنچنے والے مہاجرین کی تعداد بڑھ کر تقریباً 60 ہزار ہو گئی ہے، جبکہ اس دوران ہلاک ہونے والوں کی تعداد 43 تک پہنچ گئی ہے۔ اس سے قبل ہسپانوی حکام نے ہلاکتوں کی تعداد 9 بتائی تھی، تاہم تازہ اعداد و شمار کے مطابق صورتحال مزید خراب ہوئی ہے اور جانی نقصان میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ سیوٹا کے صدر خوان خیسوس ویواس نے کہا کہ شہر اس غیر معمولی دباؤ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ان کے مطابق حالیہ دنوں میں آنے والے مہاجرین کی تعداد شہر کی مجموعی آبادی کے تقریباً 70 فیصد کے برابر ہے، جبکہ سیوٹا کی کل آبادی تقریباً 83 ہزار 600 نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ بحران اس وقت مزید شدت اختیار کر گیا جب اسپین کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سیوٹا یا میلیلا پہنچنے کی کوشش کے دوران سمندر میں روکے گئے مہاجرین کو فوری طور پر مراکش واپس نہیں بھیجا جا سکتا۔ اس عدالتی فیصلے کے بعد سرحدی انتظامات اور امیگریشن پالیسی پر نئی بحث شروع ہو گئی ہے۔ ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے صورتحال کو اسپین پر 'حملہ' قرار دیتے ہوئے کہا کہ تمام غیر قانونی مہاجرین کو 'جتنی جلد ممکن ہو' واپس مراکش بھیجا جائے گا۔ انہوں نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے یورپی شراکت داروں کے ساتھ تعاون بڑھانے پر بھی زور دیا۔ دوسری جانب یورپی یونین کی صدر ارسولا فان ڈیر لیئن نے بھی سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیوٹا سے آنے والی تصاویر ناقابلِ قبول ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین کسی کو بھی اپنے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی سرحدوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ غیر قانونی ہجرت کے خطرناک راستوں کو فوری طور پر بند کرنا، انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کا خاتمہ اور یورپی قوانین کے مطابق غیر قانونی مہاجرین کی واپسی کا عمل تیز کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دو یورپی کمشنروں کو صورتحال پر قابو پانے کے لیے خصوصی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں اور مراکش کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے اس بحران پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہسپانوی حکام کے مطابق اب تک 25 ہزار سے زائد افراد رضاکارانہ طور پر واپس مراکش جا چکے ہیں، جبکہ باقی مہاجرین کے بارے میں قانونی اور انتظامی کارروائیاں جاری ہیں۔ واضح رہے کہ شمالی افریقہ میں واقع ہسپانوی علاقہ سیوٹا طویل عرصے سے یورپ پہنچنے کے خواہش مند مہاجرین کے لیے ایک اہم داخلی راستہ سمجھا جاتا ہے، اور حالیہ پیش رفت نے ایک بار پھر یورپ کی سرحدی سلامتی اور امیگریشن پالیسی کو عالمی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔

ایتھنول ملاوٹ سے پٹرول سستا رکھنے کا حکومت کا دعویٰ، پرانی گاڑیوں پر ممکنہ اثرات کا بھی اعتراف

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے ایک طرف دعویٰ کیا ہے کہ پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملاوٹ (ای-20) کی پالیسی نے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے دوران ایندھن کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ دوسری جانب مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے پہلی بار تسلیم کیا ہے کہ اس ایندھن کے استعمال سے بعض پرانی گاڑیوں میں ربڑ کے کچھ پرزے تبدیل کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے مطابق، اگر پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ نہ ہوتی تو خام تیل کی بلند قیمتوں کے باعث دہلی میں پٹرول تقریباً 125 روپے فی لیٹر تک پہنچ سکتا تھا، جبکہ صارفین نے 94.77 روپے فی لیٹر کی قیمت ادا کی کیونکہ پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول شامل تھا، جسے پہلے سے طے شدہ قیمتوں پر خریدا گیا تھا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس پالیسی سے درآمدی خام تیل پر انحصار کم ہوا، زرمبادلہ کی بچت ہوئی، کاربن کے اخراج میں کمی آئی اور کسانوں کو بھی فائدہ پہنچا۔ تاہم راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ بی ایس-3 معیار کی بعض پرانی گاڑیوں، جو تقریباً 2005 سے 2016 کے درمیان تیار ہوئیں، میں ای-20 پٹرول کے استعمال سے ربڑ کے کچھ پرزے، جیسے او-رنگ، ربڑ سیل، فیول ہوز، گیسکیٹ اور فیول پمپ کے ربڑ کمپونینٹس وقت کے ساتھ متاثر

ضلع پولیس کی غیر قانونی کاروباروں کے خلاف کارروائی

ایک ہی دن میں 42 مقدمات درج، 50 ملزمان گرفتار

ناندیڑ: ضلع پولیس نے غیر قانونی دھندوں کے مکمل خاتمے کے مقصد سے ایک خصوصی مشترکہ چھاپہ مہم کے دوران بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے ایک ہی دن میں 42 مقدمات درج کیے اور 50 ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کی۔ اس دوران مجموعی طور پر 2 لاکھ 39 ہزار 150 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔ یہ خصوصی مہم ضلع ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر چلائی گئی، جس میں ضلع کے تمام پولیس تھانوں نے بیک وقت کارروائیاں انجام دیں۔ شہری اور دیہی علاقوں میں مشتبہ مقامات پر اچانک چھاپے مارے گئے، جہاں سے غیر قانونی شراب، جوا اور مٹکا سے متعلق سامان اور نقد رقم ضبط کی گئی۔ پولیس کے مطابق ضبط شدہ سامان اور ملزمان کے خلاف مہاراشٹر شراب بندی قانون، مہاراشٹر جوا انسداد قانون اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

غیر قانونی شراب: 37 مقدمات درج، 37 ملزمان کے خلاف کارروائی، 2 لاکھ 26 ہزار 520 روپے مالیت کا سامان ضبط۔

جوا اور مٹکا: 5 مقدمات درج، 13 ملزمان کے خلاف کارروائی، 12 ہزار 630 روپے مالیت کا سامان ضبط۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس خصوصی مہم کے ذریعے غیر قانونی کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف مؤثر روک تھام کی گئی ہے اور آئندہ بھی اس نوعیت کی کارروائیاں مسلسل جاری رکھی جائیں گی۔ یہ کارروائی ضلع کے تمام پولیس تھانوں کے انچارج افسران، تفتیشی افسران، مقامی کرائم برانچ کے افسران و اہلکاروں نے ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ناندیڑ وبھوکر، تمام سب ڈویژنل پولیس افسران کی نگرانی اور پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایات کے مطابق انجام دی۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کے علاقے میں غیر قانونی شراب، جوا، مٹکا، منشیات یا کسی بھی دوسری غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع ہو تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو مطلع کریں۔

حماس کی غیر مسلح ہونے پر رضامندی غزہ میں جنگ کے خاتمے کی جانب پہلا ٹھوس قدم

رشدی ابوعلوف

کئی ماہ کے طویل مذاکرات کے بعد حماس نے پہلی بار غزہ میں مکمل طور پر غیر مسلح ہونے کے لیے 'بورڈ آف پیس' کے منصوبے کے فریم ورک کو قبول کرلیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت حماس کے پاس موجود بھاری ہتھیار اور ذخیرے کی نگرانی فلسطینیوں کے سپرد کرنے کی تجویز ہے۔ اس سے قبل اس معاملے پر حماس کے مسلسل انکار کو اس منصوبے کی راہ میں بڑی رکاوٹ قرار دیا جا رہا تھا۔ یہ اقدام حماس کی جانب سے قیادت کے انتخابات کے فوراً بعد سامنے آیا ہے جس میں غزہ میں مقیم رہنما خلیل الحیا کو تحریک کا سربراہ بنایا گیا تھا۔ مذاکرات میں شامل فلسطینی حکام کا خیال ہے کہ حماس کی نئی قیادت حماس کی تاریخ کے سب سے نتیجہ خیز سیاسی فیصلے کے لیے تیار تھی۔ حماس کے ایک سینیئر اہلکار اور تحریک کی مذاکراتی ٹیم کے رکن نے بی بی سی کو بتایا کہ مذاکرات 'طویل اور انتہائی مشکل' تھے۔ حماس نے اس کے پاس موجود ہتھیار اسرائیل کے حوالے کرنے کے بجائے فلسطینیوں کی نگرانی میں 'ہتھیاروں کو ذخیرہ کرنے اور ذخیرہ کرنے' کے الفاظ پر اصرار کیا تھا۔ یہ فیصلہ کرنا ابھی قبل از وقت ہے کہ آیا معاہدہ مکمل طور پر نافذ ہو گا یا تمام فریقین اپنے وعدوں کا احترام کریں گے۔ لیکن اگر یہ برقرار رہتا ہے، تو یہ تقریباً تین سال تک جاری رہنے والی جنگ کے خاتمے اور وسیع تر سیاسی عمل کے لیے راہیں کھولنے کی طرف پہلا قابل اعتبار قدم ثابت ہو سکتا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ برس ستمبر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو نے غزہ کے لیے ایک نئے امن منصوبے پر اتفاق کا اظہار کرتے ہوئے حماس کو تنبیہ کی تھی کہ وہ بھی اس منصوبے کو قبول کرے تاہم غزہ میں اس اعلان کو عوام میں بہت کم جوش و خروش سے دیکھا گیا۔ برسوں کی ناکام جنگ بندی اور ٹوٹے ہوئے معاہدوں کے بعد بہت سے فلسطینی نئی سیاسی پیش رفت کے بارے میں گہرے شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ کچھ رہائشیوں نے آن لائن اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ مذاکرات کی تفصیلات میں اس بات کے مقابلے میں کم دلچسپی رکھتے ہیں کہ آیا یہ معاہدہ حقیقت میں جنگ کا خاتمہ کرے گا، بے گھر خاندانوں کو گھر واپس آنے اور دیرپا راحت پہنچانے کی اجازت دے گا۔ بہت سے لوگوں کے لیے حماس اور اسرائیل دونوں پر اعتماد کم ہے، کیونکہ زمینی سطح پر بامعنی بہتری لانے سے پہلے پچھلے معاہدے بار بار ٹوٹ چکے ہیں۔

حال ہی میں صحافیوں کے ساتھ ایک بریفنگ کال کے دوران امریکی حکام سے پوچھا گیا کہ وہ اس بات کے بارے میں کتنے پُرامید ہیں کہ حماس کے غیر مسلح ہونے کے بعد اسرائیل غزہ سے انخلا پر رضامند ہو جائے گا۔ ایک امریکی عہدیدار نے جواب میں کہا: 'ہم اسرائیل سے کوئی نیا مطالبہ نہیں کر رہے، بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ اسی 20 نکاتی منصوبے پر عمل کرے جس سے وہ ابتدائی طور پر اتفاق کر چکا ہے۔ اس لیے ہمیں پورا اعتماد ہے کہ وہ اس کی پابندی کرے گا۔' امریکی عہدیدار کا کہنا تھا کہ اگر اسرائیل نے 20 نکاتی منصوبے کے تحت غزہ سے اپنی فوج نہیں نکالی تو صدر ٹرمپ بہت مایوس ہوں گے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان کے خیال میں اسرائیل آئندہ بھی ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر کام کرتا رہے گا۔

صدر ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر جاری ایک بیان میں کہا ہے کہ 'یہ 20 نکاتی ٹرمپ منصوبے پر عمل درآمد میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس معاہدے پر محتاط انداز میں مرتب کیے گئے مختلف مراحل کے تحت عمل کیا جائے گا۔' جیسے جیسے غیر مسلح ہونے کا عمل مکمل ہو گا، اسرائیلی افواج غزہ سے واپس چلی جائیں گی، جبکہ بین الاقوامی استحکام فورس ایک نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ مل کر کام کرے گی تاکہ غزہ کو اس کے رہائشیوں اور پڑوسیوں کے لیے محفوظ بنانے کی ذمہ داری سنبھالی جا سکے۔' انھوں نے ثالثی کے کردار پر مصر، قطر اور ترکی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق، جس نے مصری سرکاری ذرائع ابلاغ کا حوالہ دیا ہے، قاہرہ میں غزہ جنگ بندی منصوبے کے دوسرے مرحلے پر بات چیت کے لیے ثالثوں کا ایک اجلاس منعقد ہو گا۔ گذشتہ برس ستمبر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اس منصوبے کے اعلان کے بعد اسے وائٹ ہاؤس کی آفیشل ویب سائٹ پر شیئر کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ غزہ دہشت گردی سے پاک علاقہ ہو گا اور یہ اپنے پڑوسیوں کے لیے خطرہ نہیں ہو گا۔ غزہ کو اس کے شہریوں کے لیے دوبارہ تعمیر کیا جائے گا، جو پہلے ہی بہت زیادہ نقصان اٹھا چکے ہیں۔ امن منصوبے کے تحت اگر دونوں فریق، اسرائیل اور حماس، اس تجویز پر راضی ہو جاتے ہیں تو جنگ فوراً ختم ہو جائے گی۔ اسرائیلی فورسز یرغمالیوں کی رہائی کی تیاری کے لیے طے شدہ لائن پر واپس چلی جائیں گی۔ اس دوران، تمام فوجی کارروائیاں، بشمول فضائی اور توپخانے سے بمباری روک دی جائے گی، اور مکمل انخلا کی شرائط کے مکمل ہونے تک ہر طرح کی عسکری کارروائیاں روک دی جائیں گی۔ اس معاہدے کی منظوری کے بعد فوری طور پر غزہ کے لیے مکمل امداد بھیجی جائے گی۔ امداد کی مقدار کم از کم 19 جنوری 2025 میں ہونے والے انسانی امداد کے معاہدے کے مطابق ہو گی، جس میں بنیادی ڈھانچے کی بحالی (پانی، بجلی، سیوریج)، ہسپتالوں اور بیکریوں کی بحالی، اور ملبہ ہٹانے اور سڑکیں کھولنے کے لیے ضروری مشینری کا غزہ داخلہ شامل ہے۔ غزہ کی پٹی میں امداد کا داخلہ اور تقسیم دونوں فریقوں، اسرائیل اور حماس، کی مداخلت کے بغیر اقوام متحدہ اور اس کی ایجنسیوں، اور ہلال احمر کے علاوہ دیگر بین الاقوامی اداروں کے ذریعے ہو گی۔ اس کے علاوہ کسی ایسی تنظیم کو بھی امدادی کارروائیوں کی اجازت نہ ہو گی جو کسی بھی فریق کے ساتھ کسی بھی طرح سے وابستہ ہو۔ رفح کراسنگ کو دونوں سمتوں میں کھولنا 19 جنوری 2025 کے معاہدے کے تحت نافذ کردہ اسی طریقہ کار سے مشروط ہو گا۔ غزہ میں ایک ٹیکنوکریٹک، غیر سیاسی فلسطینی کمیٹی کی عارضی عبوری حکومت قائم کی جائے گی، جو غزہ میں عوامی خدمات اور بلدیاتی ادارے چلانے کی ذمہ دار ہو گی۔ یہ کمیٹی اہل فلسطینیوں اور بین الاقوامی ماہرین پر مشتمل ہو گی۔ اس کمیٹی کی نگرانی ایک نیا بین الاقوامی عبوری ادارہ بورڈ آف پیس کرے گا، جس کی سربراہی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کریں گے۔ اس بورڈ میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر بھی شامل ہوں گے جبکہ دیگر اراکین اور سربراہان مملکت کا اعلان بھی کیا جائے گا۔ یہ ادارہ غزہ کی تعمیر نو کے لیے فریم ورک کا تعین کرے گا اور اس وقت تک فنڈز کو سنبھالے گا جب تک کہ فلسطینی اتھارٹی غزہ کا مؤثر طریقے سے کنٹرول سنبھال نہیں لیتی اور اپنا اصلاحاتی پروگرام مکمل نہیں کر لیتی جیسا کہ صدر ٹرمپ کے 2020 کے امن منصوبے اور سعودی فرانسیسی منصوبے جیسی مختلف تجاویز میں بیان کیا گیا ہے۔

(بی بی سی اردو)

زبان عظیم نعمت ہے اس کی حفاظت بھی ضروری ہے: مولانا محمد جمال الدین رشادی

بنگلور: 31۔ جولائی 2026ء نماز جمعہ سے قبل ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب صدیقی رشادی مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم الدین گنگانگر بنگلور 32 نے خطبہ جمعہ میں زبان عظیم نعمت ہے، اس کی حفاظت اور اس کے استعمال کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مومنون کی ابتدائی آیتوں میں ارشاد فرمایا ہے وہ مومن کامیاب ہو گیے فلاح پا گیے جو اپنی نماز میں خشوع پیدا کرنے والے ہیں، بیکار کے کاموں، بے ضرورت بے مطلب باتوں سے بچنے والے ہیں، لغو کہتے ہیں ہر اس کام اور ہر اس بات کو جس میں نہ دین کا کوئی فائدہ اور نہ ہی دنیا کا کوئی فائدہ ہو، ہاں بس وقت گذاری، بے مطلب، بے مقصد بحث و مباحثہ اپنے وقت اور اپنی زبان کا غلط استعمال، یاد رکھیں ہمارے لیے یہ لازمی اور ضروری ہے، زبان اللہ رب العزت کی عطا کردہ ہمارے لیے ایک عظیم نعمت ہے، ہم اس کو ہمیشہ اپنے قابو اور کنٹرول میں رکھیں، اللہ رب العزت نے اہل ایمان بندوں کو اس کا حکم دیا ہے، سرکار دو عالم امام الانبیاء رحمت للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو زبان کی حفاظت اور اس کے استعمال کے متعلق جامع تعلیمات اور ہدایات فرمایا ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہمارے لیے ضروری بھی ہے اور یہ ہمارا دینی ایمانی اخلاقی سماجی فریضہ بھی، ہم اپنی زبان کی حفاظت کریں اسے اپنے قابو میں رکھیں اور اس کا صحیح استعمال بھی کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب بندہ اپنی زبان کا صحیح استعمال کرتا ہے، سچی اور حق بات کرتا ہے، عدل و انصاف، فلاح و صلاح، خیر اور نفع کی بات کرتا ہے اس کا یہ عمل جو زبان سے ہوتا ہے اللہ رب العزت کی خوشنودی اور جنت میں جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، جب بندہ اپنی زبان کا غلط استعمال کرتا ہے، فحش اور بیہودہ بات، جھوٹ اور غیبت نفرت اور عداوت، شر و فتنہ پھیلانے والی بات کرتا ہے، اس کا یہ عمل جو زبان سے ہوتا ہے خدائے ذوالجلال کی ناراضگی اور جہنم میں جانے کا سبب بن جاتا ہے، زبان کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے اس کے ذریعہ دلوں کو جوڑنے کا کام کیا جاتا ہے، اسلام کبھی بھی کسی کے دل کو توڑنے کی اجازت نہیں دیتا ہے، اسلام کا مقصد اور اسلامی تعلیمات اور احکامات یہ ہیں کسی کا دل نہ دکھایا جائے، مطلب یہ ہے دل جوڑنے والے جنت میں جائیں گے اور دل توڑنے والے جہنم میں، آپسی الفت و محبت، ایک دوسرے کا احترام و اکرام، ہمدردی و خیر خواہی یہ دین اسلام کی بنیاد اور اساس ہے، مولانا نے دوران خطاب فرمایا مفتی اعظم ہند و پاک حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ نے لکھا ہے بندہ اپنی زبان سے جتنے بھی گناہ کرتا ہے یہ سب کے سب گناہ بے لذت ہیں، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسمیں کھانا، غیبت کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا، گالی گلوچ کرنا ہم ذرہ توجہ کریں، آج ماحول اور معاشرہ میں جتنی بے چینیاں، جتنی برائیاں اور خرابیاں پائی جاتی ہیں اور آپس میں جو دوریاں اور نفرتیں ہیں، منجملہ اسباب و وجوہات کے زبان کے غیر غلط استعمال کا بھی اس میں بڑا دخل ہے ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے سوچ لیں اپنی باتوں کو پھر بولیں، بغیر سمجھے سوچے لوگ عام طور پر جو چاہتے ہیں بول دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے اس سے آپسی انتشار، عداوت اور دشمنی کے سوا ہاتھ کو کچھ نہیں ملتا، مولانا نے دوران خطاب فرمایا پچھلے چند مہینوں سے ملک کے طول و عرض میں شر پسند، شر انگیز، فتنہ پرور، ملک کے امن و امان اور سلامتی کے دشمن، اور ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے والی طاقتیں اپنی زبان کا غلط استعمال کر رہی ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے مخالف ذہنیت رکھنے والے بے وجہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگل رہے ہیں، میرا خیال ہے یہ گندی ذہنیت کے لوگ ہیں، جو ملک کی پر امن فضا کو خراب کرنے اور ملک کو کمزور کرنے کی جان توڑ کوشش کر رہے ہیں، ان کا مقصد ہی یہ ہے مسلمان مشتعل ہوں جوش و جذبات میں سڑکوں پر آجائیں اور یہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں، موجودہ حالات میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے ہم صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، یہ کوئی ڈر جانے اور بزدلی والی بات نہیں ہے بلکہ اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہوتی ہے فتنہ پرور اسلام اور مسلمانوں کے مقابل آنے والے ہمیشہ ہی ناکام و نامراد ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کا فیصلہ فرمائے۔

'لوگ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں': جاپانی قصبے میں مسجد کی تعمیر پر احتجاج کیوں پھوٹ پڑا؟

کورومی موری

آج یہ محض گھاس کا ایک میدان ہے، لیکن جلد ہی یہاں اس جاپانی قصبے کی پہلی مسجد تعمیر کی جائے گی۔ طویل عرصے سے یہاں رہنے والی نوریکو اِزومی زاوا کہتی ہیں کہ 'مجھے اس بات کی فکر ہے کہ ہماری کمیونٹی کس طرح بدل سکتی ہے۔' ٹوکیو سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر جنوب میں واقع پُرسکون ساحلی قصبے فوجی ساوا میں مسجد کی تعمیر کے منصوبے نے مختلف اور متضاد ردِعمل کو جنم دیا ہے۔ غصہ اور خوف کے ساتھ ساتھ امید اور قبولیت کے جذبات بھی موجود ہیں، جو امیگریشن اور سماجی تبدیلی کے حوالے سے بڑھتی ہوئی بے چینی کو ظاہر کرتے ہیں، ایسے وقت میں جب جاپان سکڑتی اور عمر رسیدہ ہوتی آبادی کے باعث پیدا ہونے والی افرادی قوت کی کمی سے نمٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایک جانب غصہ اور خوف جیسے جذبات نمایاں ہیں، تو دوسری جانب امید اور حمایت کی آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں۔ یہ صورتحال امیگریشن اور سماجی تبدیلی کے بارے میں بڑھتی ہوئی بے چینی کی عکاسی کرتی ہے، ایسے وقت میں جب جاپان سکڑتی اور تیزی سے عمر رسیدہ ہوتی آبادی کے باعث پیدا ہونے والی افرادی قوت کی شدید کمی سے نمٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگرچہ امیگریشن اب بھی جاپان میں ایک حساس اور سخت ضابطوں کے تابع سیاسی موضوع ہے، تاہم خالی آسامیوں کو پُر کرنے کے لیے ملک کا انحصار مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد میں غیر ملکی کارکنوں پر ہوتا جا رہا ہے۔ اس رجحان کے نتیجے میں مختلف ثقافتوں، زبانوں، مذاہب اور طرزِ زندگی کے حامل تارکین وطن جاپانی معاشرے کا حصہ بن رہے ہیں۔ اسی لیے فوجی ساوا جیسے قصبوں میں جاری بحث درحقیقت ایک وسیع تر سوال سے جڑی ہوئی ہے: جاپان اپنی قومی شناخت اور مستقبل کو کس نظر سے دیکھتا ہے؟ اِزومی زاوا اپنے خدشات میں اکیلی نہیں ہیں۔ وہ فوجی ساوا کے ان رہائشیوں کے ایک گروہ کا حصہ ہیں جو مقامی مسلم برادری کی بڑھتی ہوئی اور زیادہ نمایاں موجودگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کے بقول امریکہ اور یورپ میں امیگریشن سے متعلق بڑھتی ہوئی سیاسی و سماجی تقسیم نے بھی ان کی بے چینی میں مزید اضافہ کیا ہے۔ اس سال کے آغاز میں ایک مقامی ریلوے سٹیشن پر مسجد مخالف مظاہرے بھڑک اٹھے تھے، جہاں مجوزہ مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج کے لیے ہزاروں افراد سڑکوں پر نکل آئے تھے۔ بعض لوگوں کا مؤقف ہے کہ قریبی جاپانی شنٹو عبادت گاہ سے کہیں بڑی مسجد کی تعمیر بے احترامی کے مترادف ہے۔ جاپان میں سوشل میڈیا پر نفرت انگیز تقاریر اور غلط معلومات کے پھیلنے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ مقامی ذرائع ابلاغ کے مطابق مساجد کو توہین آمیز فون کالز اور ای میلز موصول ہو رہی ہیں، جس کے نتیجے میں بعض گروہوں نے 'نفرت نہیں' کے نعرے کے ساتھ جوابی احتجاجی مظاہروں کا اہتمام کیا ہے۔ ہیروکی سوزوکا اس سڑک کے سامنے واقع ایک کافی شاپ چلاتے ہیں جہاں فوجی ساوا کی مسجد تعمیر کیے جانے کا منصوبہ ہے۔ سوزوکا نے کہا 'میں خاص طور پر مسجد کی تعمیر کی مخالفت نہیں کرتا، لیکن یہ بھی نہیں کہوں گا کہ میں اس کے حق میں بہت مضبوطی سے کھڑا ہوں۔' 'میرے خیال میں پہلا قدم یہ ہے کہ ہم ان کے بارے میں جانیں، اسلام کیا ہے، وہ کس قسم کے لوگ ہیں اور ان کی اقدار اور نقطۂ نظر کیا ہیں۔' تاجر محمد محی الدین گذشتہ 39 برس سے اوساکا میں مقیم ہیں۔ وہ 1987 میں معاشی خوشحالی کے دور میں بہتر روزگار کے مواقع کی تلاش میں اپنے آبائی ملک سری لنکا سے جاپان آئے تھے۔ انھوں نے قیمتی پتھروں کے کاروبار سے وابستگی اختیار کی اور بعد ازاں تجارت کے شعبے میں کام کیا، جہاں وہ استعمال شدہ گاڑیاں سری لنکا اور پاکستان جیسے ممالک کو برآمد کرتے رہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ وہ ایک ایسے وقت میں وہاں منتقل ہوئے تھے جب غیر ملکی باشندوں کی تعداد کہیں کم تھی۔ تاہم محی الدین محسوس کرتے ہیں کہ ماضی کے مقابلے میں اب مقامی لوگوں کے رویّے میں تبدیلی آئی ہے اور وہ مسلمانوں کے بارے میں آن لائن اور براہِ راست توہین آمیز باتیں کرنے لگے ہیں۔ محی الدین نے کہا: 'سوشل میڈیا پر بے شمار تبصرے دیکھنے کو ملتے ہیں جیسے: 'جاپان سے نکل جاؤ' اور 'اپنے ملک واپس چلے جاؤ۔' انھوں نے مزید کہا 'لوگ مسجد میں آ کر گالم گلوچ بھی کرنے لگے ہیں۔' محی الدین مقامی مسلم کمیونٹی کے ایک رکن کے طور پر روزانہ نماز اور دیگر ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے اوساکا کی مسجد جاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انھیں کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ان کی زندگی خطرے میں ہے۔ تاہم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کئی برسوں سے اچھے تعلقات رکھنے کے باوجود محی الدین نے حالیہ عرصے میں مسلمانوں کے بارے میں رویوں میں تبدیلی محسوس کی ہے۔ وہ کہتے ہیں 'اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ لوگ ہم سے خوفزدہ ہیں۔'

حالیہ برسوں میں مسلمانوں کو زبانی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات میں میں اضافہ ہوا ہے۔ محی الدین کو یاد ہے کہ ان کی مسلم برادری کے بعض افراد کو دہشت گرد کہا گیا، ان پر بم بنانے کے الزامات لگائے گئے اور انھیں جاپان چھوڑ کر چلے جانے کو کہا گیا۔ محی الدین نے وضاحت کرتے ہوئے کہا 'جب ایسا ہوتا ہے تو ہمارے پاس صبر کرنے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ وہ جھگڑا یا تصادم پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ہم کب تک یہ سب برداشت کریں گے۔' انھوں نے مزید کہا 'اس لیے ہم پُرسکون رہتے ہیں، نرمی سے بات کرتے ہیں اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں کیونکہ عام طور پر جاپانی لوگ اسلام کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔' تاہم، ان کا خیال ہے کہ اس دوری کے لیے تمام لوگ مشترکہ طور پر ذمہ دار ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'ہم نے صرف اپنے کام پر توجہ مرکوز رکھی اور ایک طویل عرصے تک لوگوں کو یہ سمجھانے کی خاطر خواہ کوشش نہیں کی کہ ہم کون ہیں۔ ہم نے معاشرے کا حصہ بننے کے لیے بھی اتنی کوشش نہیں کی جتنی کرنی چاہیے تھی۔' انھوں نے مزید کہا 'اب میں مکالمے کو فروغ دینے اور باہمی تفہیم کو بہتر بنانے کے لیے مزید محنت کرنا چاہتا ہوں۔' 61 سالہ شکیل محمد گذشتہ ایک دہائی سے صوبہ سیتاما میں واقع یاشیو مسجد کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ پاکستان سے جاپان منتقل ہونے کے بعد انھوں نے 26 برس تک تعمیراتی مقامات پر نگران کے طور پر کام کیا اور وہ جاپانی زبان روانی سے بولتے ہیں۔ محمد کا کہنا ہے کہ سب سے اہم بات جاپان کے قوانین کی پابندی کرنا ہے، جن میں کچرے کو درست طریقے سے الگ کرنا، پارکنگ کے قواعد پر عمل کرنا اور سائیکل چلاتے وقت ہیلمٹ پہننا شامل ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ 'ہم جاپان کے 'طریقۂ کار' کا احترام کرنے اور وہاں کے قوانین کی پابندی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ شائستگی بھی اہم ہے، حتیٰ کہ لوگوں کو سلام کرنا جیسی سادہ بات بھی۔' انھوں نے بتایا کہ یاشیو کے مقامی جاپانی باشندے علاقے کی پاکستانی برادری کو 'یاشیوستان' کے نام سے پکارتے ہیں۔ انھوں نے کہا 'یقیناً کچھ پاکستانی ایسے ہیں جن کا رویہ اچھا نہیں ہوتا، لیکن وہ بہت چھوٹی اقلیت ہیں اور یہی بات جاپانیوں کے بارے میں بھی درست ہے۔' جاپان اپنی شناخت کے حوالے سے بڑے آبادیاتی تغیرات کے تناظر میں کشمکش کا شکار ہے۔ جاپان میں مسلمانوں کی تعداد، جس میں غیر ملکی رہائشی اور جاپانی مسلمان دونوں شامل ہیں، 2024 کے اختتام تک تقریباً چار لاکھ 20 ہزار ہو گئی تھی، جبکہ 2019 میں یہ تعداد دو لاکھ 30 ہزار تھی۔ یہ اعداد و شمار جاپان میں اسلام پر تحقیق کرنے والے واسیدا یونیورسٹی کے پروفیسر ایمیریٹس ہیروفومی تانادا کے مطابق ہیں۔ ملک میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی بھی ایک وسیع تر قومی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔ چین، ویتنام، جنوبی کوریا اور فلپائن سمیت مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی رہائشیوں کی تعداد 2025 میں 40 لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق ان میں سے ریکارڈ 25 لاکھ 70 ہزار افراد جاپان میں ملازمت کر رہے ہیں۔ اسی سال جاپان کی مجموعی آبادی میں تقریباً 10 لاکھ افراد کی کمی واقع ہوئی۔ حکومتی عہدیدار طویل عرصے سے جاپان کو ایک 'امیگریشن ملک' قرار دینے سے گریز کرتے رہے ہیں، تاہم وہ ایسے ویزا پروگراموں کو فروغ دیتے ہیں جنھیں مستقل آبادکاری کے بجائے عارضی قیام کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ ناقدین اس طرزِ عمل کو 'خاموش امیگریشن نظام' قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس کے باوجود وزیرِ اعظم سانائے تاکائیچی نے بڑے پیمانے پر امیگریشن کے خلاف ایک سخت قدامت پسندانہ مؤقف اختیار کیا ہے۔ جون 2026 میں جاپانی حکومت نے غیر ملکی شہریوں کے لیے ویزا فیس میں پانچ گنا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا، حالانکہ تقریباً 50 برس تک اس فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا تھا۔ اب حکومت امیگریشن سروسز ایجنسی میں تقریباً 230 نئے ملازمین بھرتی کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، جس کا مقصد غیر قانونی طور پر قیام کرنے والے غیر ملکیوں کے خلاف کارروائیوں کو مزید مؤثر بنانا ہے۔ حکام ملک میں مقیم غیر ملکی باشندوں کی تعداد کو منظم رکھنے کے لیے ایک حد مقرر کرنے پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ جیسے جیسے تارکین وطن کی برادریاں زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہیں، ملک کو ایک ایسے سوال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس سے وہ طویل عرصے سے گریز کرتا آیا ہے: کیا جاپان اپنی شناخت اور سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھتے ہوئے، جنھیں وہ بہت اہمیت دیتا ہے، ایک زیادہ متنوع معاشرہ بن سکتا ہے؟ فوجی ساوا میں ایزومیزاوا تسلیم کرتی ہیں کہ انھیں ذاتی طور پر کبھی کسی مسلمان پڑوسی کے ساتھ منفی تجربے کا سامنا نہیں ہوا۔ وہ کندھے اچکاتے ہوئے کہتی ہیں 'سچ تو یہ ہے کہ شاید مجھے صرف اس چیز سے خوف محسوس ہوتا ہے جسے میں نہیں جانتی۔'

(بی بی سی اردو)

ارجنٹینا سے آنے والی بھارت کی تاریخ کی سب سے بڑی خوردنی تیل کی کھیپ کو کامیابی کے ساتھ سنبھال کر نیا ریکارڈ قائم کیا

احمد آباد ۔ 31/ جولائی ۔ ایم این این ۔ گجرات کی منڈرا بندرگاہ نے ارجنٹینا سے آنے والی خوردنی تیل کی بھارت کی تاریخ کی سب سے بڑی سنگل ویسل کھیپ کو کامیابی سے سنبھال کر ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ اڈانی پورٹس اینڈ اسپیشل اکنامک زون کے مطابق، ایم ٹی بنگش نامی بحری جہاز نے ارجنٹینا کے شہر سان لورینزو سے 800,66 میٹرک ٹن ڈی گمڈ سویا بین آئل منڈرا بندرگاہ پہنچایا، جو کسی بھی بھارتی بندرگاہ پر ایک ہی جہاز کے ذریعے لائی گئی خوردنی تیل کی سب سے بڑی کھیپ ہے۔ حکام کے مطابق، 229 میٹر طویل اس بحری جہاز سے اتنی بڑی مقدار میں مائع کارگو کی کامیاب نقل و حمل منڈرا بندرگاہ کے جدید انفراسٹرکچر، گہرے ڈرافٹ، مربوط کارگو ہینڈلنگ نظام اور اعلیٰ آپریشنل صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ اڈانی پورٹس کا کہنا ہے کہ یہ سنگِ میل نہ صرف منڈرا بندرگاہ کی مائع کارگو سنبھالنے کی صلاحیت کو اجاگر کرتا ہے بلکہ بھارت کی خوردنی تیل کی درآمدی سپلائی چین کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ ماہرین کے مطابق، یہ کامیابی منڈرا بندرگاہ کی عالمی معیار کی سہولیات اور بھارت کی بڑھتی ہوئی بندرگاہی صلاحیتوں کی عکاس ہے، جس سے ملک کی بین الاقوامی تجارتی سرگرمیوں کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔

مالدیپ اور بھارت کے درمیان فوری ڈیجیٹل ادائیگیوں کا آغاز، فوارا۔ یو پی آئی لنک فعال ہوا

مالے ۔ 31/ جولائی ۔ ایم این این ۔ مالدیپ اور بھارت کے درمیان ڈیجیٹل مالی تعاون کو فروغ دیتے ہوئے فوارا (Favara) اور یونائیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کے درمیان رابطہ باضابطہ طور پر فعال کر دیا گیا ہے، جس کے بعد مالدیپ سے بھارت فوری اور براہِ راست ڈیجیٹل ادائیگیاں ممکن ہو گئی ہیں۔ حکام کے مطابق، نئے نظام کے تحت مالدیپ میں موجود صارفین اب فوارا پلیٹ فارم کے ذریعے بھارت میں یو پی آئی سے منسلک افراد اور کاروباری اداروں کو فوری ادائیگیاں کر سکیں گے۔ اس اقدام سے دونوں ممالک کے درمیان مالی لین دین مزید تیز، محفوظ اور آسان ہو جائے گا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس سہولت سے بھارت کا سفر کرنے والے مالدیپی شہریوں، طلبہ، سیاحوں اور کاروباری افراد کو خاص طور پر فائدہ پہنچے گا، جبکہ سرحد پار ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ ملنے سے دوطرفہ تجارت اور اقتصادی تعاون کو بھی تقویت حاصل ہوگی۔ یہ پیش رفت بھارت اور مالدیپ کے درمیان مالیاتی اور ڈیجیٹل روابط کو مضبوط بنانے کی کوششوں کا حصہ ہے، جس کا مقصد جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام اور کاروباری شعبے کے لیے آسان، تیز اور مؤثر ادائیگیوں کا نظام فراہم کرنا ہے۔

بھارت کی سری لنکا کے لیے امداد ساڑھے سات ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کر گئی، دوطرفہ تعلقات مزید مستحکم ہوئے

کولمبو/نئی دہلی ۔ سری لنکا میں بھارتی ہائی کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کی جانب سے سری لنکا کو فراہم کی جانے والی امداد اور ترقیاتی معاونت کا مجموعی حجم 5.7 ارب امریکی ڈالر سے تجاوز کر گیا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ بھارت کے ہائی کمشنر سنتوش جھا نے کولمبو میں پالی زبان کے مطالعے سے متعلق ایک خصوصی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجموعی امداد میں سے 850 ملین امریکی ڈالر سے زائد گرانٹ کی صورت میں فراہم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی معاونت سے جاری منصوبے سری لنکا کے تمام 25 اضلاع میں جاری ہیں، جن میں رہائش، صحت، تعلیم، سڑک و ریلوے ٹرانسپورٹ، قابل تجدید توانائی، بندرگاہوں اور صنعتی ترقی جیسے شعبے شامل ہیں۔ ہائی کمشنر نے کہا کہ 2022 میں سری لنکا کے شدید معاشی بحران کے دوران بھارت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF) کے امدادی پروگرام سے قبل ہی ایندھن، ادویات اور ضروری اشیائے خورونوش فراہم کر کے اہم کردار ادا کیا۔

بھیونڈی شہر میں خستہ حال چار منزلہ عمارت منہدم، ملبے تلے دب کر 10 افراد جاں بحق، 3 زخمی:

این ڈی آر ایف کا ریسکیو آپریشن مکمل، جاں بحق افراد کے لواحقین کو 5 لاکھ روپے امداد کا اعلان

بھیونڈی: ۳۱/ جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے نارپولی گنگارام واڑی علاقے میں واقع 14 سال پرانی چار منزلہ خستہ حال کوہِ نور اپارٹمنٹ جمعرات کی رات تقریباً 11:30 بجے تاش کے پتوں کی طرح زمین بوس ہو گئی۔ اس افسوسناک حادثے میں ملبے تلے دب کر 10 افراد جاں بحق جبکہ 3 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کا علاج آنجہانی اندرا گاندھی اسمرتی سب ڈسٹرکٹ اسپتال میں جاری ہے۔ میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی کنٹرول روم کو اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی ٹیمیں جائے حادثہ پر پہنچ گئیں، تاہم عمارت تک جانے والی تنگ گلی کے باعث ابتدائی ریسکیو کارروائی میں مشکلات پیش آئیں۔ بعد ازاں رات تقریباً ایک بجے این ڈی آر ایف کی ٹیم موقع پر پہنچی۔ عمارت کے سامنے واقع پرانی چال کو جے سی بی کی مدد سے ہٹا کر راستہ صاف کیا گیا، جس کے بعد این ڈی آر ایف، ٹی ڈی آر ایف اور فائر بریگیڈ نے مشترکہ طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ ریاستی وزیر برائے آفات گیریش مہاجن نے صبح جائے حادثہ کا دورہ کیا اور کہا کہ اس سانحے کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے جاں بحق افراد کے لواحقین کے لیے حکومت کی جانب سے 5 لاکھ روپے فی کس مالی امداد کا اعلان بھی کیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما، سابق مرکزی وزیر مملکت کپل پاٹل، رکن اسمبلی مہیش چوگھلے، میئر نارائن چودھری اور ضلع کلکٹر ڈاکٹر شری کرشن پنچال نے بھی جائے حادثہ کا معائنہ کر کے ریسکیو کارروائی کا جائزہ لیا۔ نارپولی نمبر 2 میں واقع مکان نمبر 1557 پر تعمیر شدہ کوہِ نور اپارٹمنٹ 2013 میں تعمیر کیا گیا تھا، جس میں دو ونگ اور مجموعی طور پر 24 رہائشی کمرے تھے۔ ناقص تعمیرات کے باعث یہ عمارت ابتدا ہی سے خطرناک تصور کی جا رہی تھی۔ میونسپل کارپوریشن نے اسے انتہائی خستہ حال قرار دیتے ہوئے تین مرتبہ خالی کرنے اور منہدم کرنے کے نوٹس جاری کیے تھے۔ اطلاعات کے مطابق عمارت کے ستون کمزور ہونے کے باوجود جمعرات کی شام کسی سول انجینئر کی نگرانی کے بغیر نچلے تین ستونوں کی مرمت شروع کر دی گئی۔ اسی دوران عمارت میں دراڑیں پڑنے لگیں۔ شام تقریباً 6 بجے دراڑیں نمایاں ہوئیں جبکہ رات 8 بجے مقامی کارپوریٹر یوگیت تاورے نے میونسپل انتظامیہ کو اطلاع دی کہ عمارت خطرناک حد تک جھک چکی ہے۔ اس کے بعد وارڈ کمیٹی نمبر 4 کے اسسٹنٹ کمشنر اروند گھوگرے اور ان کے ساتھی سمیت جادھو موقع پر پہنچے اور عمارت خالی کرا دی۔ تاہم گراؤنڈ فلور پر مرمت کا کام جاری تھا اور چند افراد اپنا سامان لینے دوبارہ عمارت میں داخل ہوئے تھے، جو بعد میں ملبے تلے دب گئے۔ سات گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد پہلا جسد خاکی جمعہ کی صبح تقریباً 8 بجے نکالا گیا، جبکہ آخری لاش شام 4 بجے شیم جی پال کی برآمد ہوئی۔ شام 5 بجے این ڈی آر ایف نے اعلان کیا کہ مزید کوئی شخص لاپتہ نہیں ہے، جس کے بعد ریسکیو آپریشن ختم کر دیا گیا۔ میئر نارائن چودھری نے کہا کہ ملبے تلے پھنسے افراد کو محفوظ نکالنا اولین ترجیح تھی۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ خستہ حال عمارتوں میں ہرگز نہ رہیں اور اپنی جانوں کی حفاظت کے لیے انہیں فوری خالی کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایسی عمارتوں کے پانی اور بجلی کے کنکشن منقطع کیے جا رہے ہیں اور متاثرہ خاندانوں کے لیے قریبی کمیونٹی ہال اور اسکولوں میں عارضی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ اروند گپتا کا خاندان عمارت کے گراؤنڈ فلور پر رہتا تھا۔ عمارت گرنے کے وقت وہ اور ان کی اہلیہ تو باہر نکلنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن ان کی بیٹی کومل ملبے تلے دب گئی۔ کومل کسی طرح خود کو نکالنے میں کامیاب ہو گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ستونوں کی غلط طریقے سے مرمت شروع کیے جانے کے باعث یہ حادثہ پیش آیا۔ سبینہ بانو شاہ اپنے خاندان کے ساتھ چوتھی منزل پر رہتی تھیں۔ شام سے ہی عمارت میں دراڑیں پڑنے کے بعد سامنے والے حصے کے رہائشیوں نے انہیں اپنے گھر میں رات گزارنے کا مشورہ دیا، جس کی وجہ سے ان کا پورا خاندان محفوظ رہا۔ تاہم انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ان کا تمام گھریلو سامان اور نقد رقم ملبے تلے دب گئی۔

زندگی کا سبق

غلطی ہمیشہ انسان سے ہی ہوتی ہے، اور اس سے اس کی اصل قدر بھی پہچانی جاتی ہے۔ ہر ٹھوکر انسان کو کچھ نہ کچھ سکھا دیتی ہے، تجربے سے بڑا استاد کہیں نہیں ملتا۔ غصہ کرنے سے دل کبھی ہا کا نہیں ہوتا، معاف کر دینے سے انسان چھوٹا نہیں ہو جاتا۔ سب کو اپنا بنانے کی کوشش میں اکثر اپنا وجود ہی کھو جاتا ہے، لیکن سب کے ساتھ بننے سے رشتے ضرور گہرے ہو جاتے ہیں۔ جو شخص مور موت کے وقت بھی شدید تکلیف برداشت کر سکتا ہے، زندگی میں ایسے مضبوط لوگ بار بار نہیں ملتے۔ زندگی ہر سوال کا جواب ایک ہی دن نہیں دیتی، وقت بھی ہر مسئلہ فوراً حل نہیں کرتا۔ مگر ایک بات ہمیشہ سے رہتی ہے، جو شخص اپنا کردار سنبھال کر جیتا ہے، وہ زندگی میں ہار کر بھی اصل میں کبھی نہیں ہارتا۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ناور مدپورہ ممبئی 11
9323793996

ٹی ای ٹی پرچہ لیک معاملہ: تمام 14 ملزمان 3 اگست تک پولیس ریمانڈ پر، مشترکہ تفتیش سے کئی راز بے نقاب ہونے کا امکان

بھیونڈی: ۳۱/ جولائی (شارف انصاری):- مہاراشٹر کے انتہائی چرچا میں رہنے والے ٹی ای ٹی (TET) پرچہ لیک معاملے میں تحقیقاتی ایجنسیوں کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے۔ بھیونڈی ضلع و ایڈیشنل سیشن عدالت نے اس معاملے کے تمام 14 ملزمان کو 3 اگست تک پولیس ریمانڈ پر بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے یہ فیصلہ پولیس کی اس درخواست پر سنایا، جس میں کہا گیا تھا کہ معاملے کی گہرائی سے تفتیش کے لیے تمام ملزمان سے ایک ساتھ پوچھ گچھ کرنا ضروری ہے۔ آج جمعرات کے روز جج ایس۔

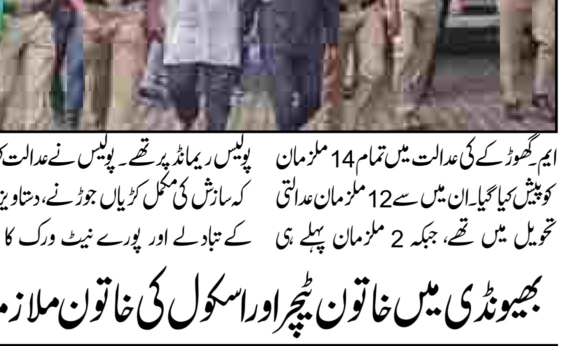

ایم۔ گھوڑکے کی عدالت میں تمام 14 ملزمان کو پیش کیا گیا۔ ان میں سے 12 ملزمان عدالتی تحویل میں تھے، جبکہ 2 ملزمان پہلے ہی پولیس ریمانڈ پر تھے۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ سازش کی مکمل کڑیاں جوڑنے، دستاویزات کے تبادلے اور پورے نیٹ ورک کا پردہ فاش کرنے کے لیے تمام ملزمان سے مشترکہ طور پر پوچھ گچھ انتہائی ضروری ہے۔ عدالت نے پولیس کے دلائل سے اتفاق کرتے ہوئے تمام 14 ملزمان کو 3 اگست تک پولیس ریمانڈ پر بھیجنے کا حکم جاری کیا۔ عدالتی کارروائی کے بعد ملزمان کے وکیل شلیش گائیکواڑ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پولیس اب یہ جاننے کی کوشش کرے گی کہ ملزمان نے دستاویزات کن افراد کو فراہم کیے، ان کے رابطے کن لوگوں سے تھے اور اس پورے نیٹ ورک میں مزید کون کون شامل ہے۔ دوسری جانب، ملزمان کے وکیل نارائن ایر نے کہا کہ عدالت نے تحقیقات کے مفاد میں پولیس کی درخواست منظور کی ہے۔ اب پولیس تمام ملزمان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرے گی اور تحقیقات میں سامنے آنے والے شواہد کی بنیاد پر آئندہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ فی الحال ٹی ای ٹی پرچہ لیک معاملے کی تحقیقات جاری ہیں، جبکہ تحقیقاتی ایجنسیوں کی نظر اب اس پورے ریکیٹ سے جڑے دیگر ممکنہ افراد اور نیٹ ورک پر مرکوز ہے۔ اس مقدمے کی آئندہ سماعت 3 اگست کو ہوگی۔

اردو مرکز کی رونقیں ایک عشرہ بعد بحال، سلور جوبلی کی تیاریاں شروع

”اردو مرکز صرف ایک ادارہ نہیں بلکہ تعلیمی، ادبی اور ثقافتی تحریک ہے“

ممبئی: ۳۱/ جولائی (راست):۔ جنوبی ممبئی کے تاریخی اور تہذیبی علاقے بھنڈی بازار میں قائم تعلیمی و ثقافتی ادارہ اردو مرکز تقریباً دس برس کی بندش کے بعد ایک بار پھر سرگرم ہونے جا رہا ہے۔ طویل قانونی جدوجہد اور مسلسل عوامی نمائندگی کے بعد برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے امام باڑا میونسپل اردو اسکول میں اردو مرکز کو اپنی تعلیمی اور ادبی سرگرمیوں کے لیے ایک کمرہ فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پیش رفت کو ممبئی کے ادبی، تعلیمی اور سماجی حلقوں میں خوش آئند قرار دیا جا رہا ہے۔ اردو مرکز کے ڈائریکٹر اور صدر ایڈوکیٹ زبیر اعظمی نے نمائندے سے خصوصی گفتگو میں بتایا کہ 1999 میں قائم ہونے والا یہ ادارہ اب اپنے قیام کے 26 برس مکمل کر رہا ہے، اسی مناسبت سے اس کی سلور جوبلی تقریبات کی بھی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق اردو مرکز صرف ایک لائبریری نہیں بلکہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا مقصد نئی نسل میں مطالعے کا ذوق پیدا کرنا، زبان و ادب سے رشتہ مضبوط کرنا اور مختلف تہذیبوں اور زبانوں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھنڈی بازار، ناگپاڑہ اور مدن پورہ کا علاقہ گزشتہ ایک صدی سے ممبئی کی ادبی، ثقافتی اور فکری سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ ترقی پسند تحریک کے متعدد ممتاز ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں نے اسی علاقے سے اپنی ادبی سرگرمیوں کو فروغ دیا۔ اردو مرکز کا قیام بھی اسی تاریخی روایت کو آگے بڑھانے کی ایک کوشش تھا تاکہ اردو اور مراٹھی زبانوں کے ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں کے درمیان مکالمہ، تبادلۂ خیال اور ثقافتی روابط کو مستحکم کیا جا سکے۔ ایڈوکیٹ زبیر اعظمی نے بتایا کہ جولائی 2016 میں اردو مرکز کی سرگرمیاں اچانک معطل ہوگئی تھیں، جس کے بعد ادارے کو بندش کا سامنا کرنا پڑا۔ بی ایم سی کا مؤقف تھا کہ مرکز میں ہونے والی سرگرمیاں تعلیمی دائرے میں نہیں آتیں، تاہم اردو مرکز نے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کیا۔ عدالت کے روبرو یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ تعلیم صرف نصابی اسباق یا الف، بے، پے سکھانے تک محدود نہیں بلکہ ادب، کتاب بینی، تخلیقی سرگرمیوں، ثقافتی تربیت اور شخصیت سازی بھی تعلیمی عمل کا لازمی حصہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دورانِ سماعت عدالت نے بھی بی ایم سی سے تعلیم کی تعریف اور اس کے معیارات کے بارے میں سوالات کیے۔ اردو مرکز کی جانب سے یہ واضح کیا گیا کہ لائبریری، ادبی نشستیں، مطالعہ اور تخلیقی سرگرمیاں بچوں کی ذہنی اور فکری نشوونما میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ انہی دلائل کی بنیاد پر عدالت نے اردو مرکز کے موقف کو اہمیت دی، جس کے بعد بی ایم سی نے مرکز کی سرگرمیوں کی بحالی پر آمادگی ظاہر کی۔ اگرچہ مقدمہ ابھی زیرِ سماعت ہے، تاہم عدالت سے عبوری راحت ملنے کے بعد مرکز کی بحالی کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ ایڈوکیٹ زبیر اعظمی نے بتایا کہ اردو مرکز کے آغاز ہی سے بی ایم سی کے پرائمری، سیکنڈری اور ڈی ایڈ کالج کے طلبہ اس کی سرگرمیوں کا محور رہے ہیں۔ یہاں اردو کے ساتھ ساتھ انگریزی اور مراٹھی زبان کی خصوصی کلاسیں بھی چلائی جاتی تھیں تاکہ سرکاری اسکولوں کے طلبہ اپنی تعلیمی کمزوریوں پر قابو پا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز سے وابستہ رضا کار اساتذہ برسوں تک بچوں کو بلا معاوضہ انگریزی اور مراٹھی کی تعلیم دیتے رہے کیونکہ آج کے دور میں ان زبانوں سے واقفیت بھی ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اردو مرکز کا بنیادی فلسفہ یہی ہے کہ کوئی زبان غیر نہیں ہوتی۔ ہر زبان علم، تہذیب اور ترقی کا وسیلہ ہے، اس لیے اردو کے ساتھ مراٹھی زبان کے فروغ کو بھی ہمیشہ یکساں اہمیت دی گئی۔ اسی مقصد کے تحت مستقبل میں بھی دونوں زبانوں کی تدریس، ادبی نشستیں، مذاکرے اور مشترکہ ثقافتی پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ اردو مرکز کی سرگرمیاں صرف زبانوں کی تعلیم تک محدود نہیں رہیں بلکہ یہاں بچوں کے لیے مصوری، کہانی گوئی، کتاب بینی، تخلیقی ورکشاپس اور مختلف ادبی مقابلوں کا بھی باقاعدگی سے انعقاد کیا جاتا تھا۔ ادارے کے پاس ہزاروں معیاری اور نایاب کتابوں پر مشتمل ایک قیمتی ذخیرہ موجود ہے، جسے جدید لائبریری نظام کے مطابق ایک تربیت یافتہ لائبریرین کے ذریعے کیٹلاگ کیا جائے گا تاکہ طلبہ، محققین، اساتذہ اور عام قارئین زیادہ بہتر انداز میں استفادہ کر سکیں۔ اردو مرکز کی بحالی کا خیر مقدم کرتے ہوئے اردو کے شیدائی ناصر جمال نے کہا کہ یہ صرف اردو والوں کے لیے نہیں بلکہ پورے شہر کے لیے خوش آئند خبر ہے۔ ان کے مطابق مرکز کے دوبارہ فعال ہونے سے اردو اور مراٹھی دونوں زبانوں کے فروغ میں مدد ملے گی۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ گھریلو خواتین، ڈرائیوروں، ملازمت پیشہ افراد اور دیگر ایسے لوگوں کے لیے بھی علیحدہ اوقات مقرر کیے جائیں جو روزمرہ مصروفیات کے باوجود اردو یا مراٹھی سیکھنے کے خواہش مند ہیں۔ اردو مرکز کی بحالی کے لیے مختلف سماجی اور عوامی شخصیات نے بھی مسلسل کوششیں کیں۔ ان میں رکن اسمبلی امین پٹیل، سماجی کارکن رئیس شاہ اور سابق کارپوریٹر جاوید جونیجا نمایاں ہیں، جنہوں نے بی ایم سی کے اعلیٰ حکام سے متعدد ملاقاتیں کرکے اردو مرکز کو دوبارہ فعال کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایڈوکیٹ زبیر اعظمی نے بتایا کہ مرکز میں اس وقت صفائی، رنگ و روغن اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی کا کام جاری ہے۔ اس کے مکمل ہوتے ہی اردو، مراٹھی اور انگریزی زبان کی کلاسیں، لائبریری کی خدمات، بچوں کی تخلیقی سرگرمیاں اور ادبی پروگرام دوبارہ شروع کر دیے جائیں گے۔ انہوں نے مزید اعلان کیا کہ اردو مرکز کی شناخت بن جانے والا سالانہ بھنڈی بازار میلہ بھی دوبارہ منعقد کیا جائے گا۔ ان کے مطابق یہ میلہ صرف ایک ثقافتی تقریب نہیں بلکہ بھنڈی بازار کی ادبی، تہذیبی، تاریخی اور روایتی پکوانوں کی رنگارنگ روایت کا آئینہ دار ہے، جس کے ذریعے ممبئی کی مشترکہ تہذیب اور گنگا جمنی ثقافت کو فروغ ملتا ہے۔ اردو مرکز کی بحالی کو شہر کے علمی و ادبی حلقے ایک اہم پیش رفت قرار دے رہے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ یہ ادارہ نہ صرف اردو زبان و ادب کے فروغ میں مؤثر کردار ادا کرے گا بلکہ مختلف زبانوں، ثقافتوں اور طبقات کے درمیان ہم آہنگی، مکالمے اور باہمی احترام کی نئی فضا بھی قائم کرے گا۔

ناندیڑ ضلع سے 550 عازمین حج کا انتخاب

ناندیڑ: ۳۱/ جولائی (حیدر علی): ناندیڑ ضلع سے حج 2027/ کے لئے جملہ 550/ خوش نصیب عازمین حج کا انتخاب عمل میں آیا۔ منتخب شدہ عازمین کو خادم حجاج ٹرسٹ ناندیڑ اور خدمتِ حجاج کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے مبارکباد پیش کی گئی۔ امسال ناندیڑ ضلع سے عام زمرے اور محفوظ زمرے میں جملہ 750/ عازمین حج نے اپنی درخواستیں اسٹیٹ حج کمیٹی مہاراشٹر کو روانہ کی تھی۔ محفوظ زمرے میں 72/ عازمین حج کا انتخاب عمل میں آیا۔ جبکہ عام زمرے کے تحت 478/ عازمین کا قرعہ اندازی کے تحت انتخاب عمل میں آیا۔ بقیہ عازمین کو ویٹنگ لسٹ میں رکھا گیا ہے۔

بھیونڈی میں خاتون ٹیچر اور اسکول کی خاتون ملازمہ کے ساتھ بدسلوکی، دو نوجوانوں کے خلاف مقدمات درج

بھیونڈی: ۳۱/ جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر کے دو مختلف علاقوں میں ایک خاتون ٹیچر کا مسلسل تعاقب کرکے ذہنی طور پر ہراساں کرنے اور ایک اسکول کی خاتون ملازمہ کے ساتھ بدتمیزی، گالی گلوچ اور دھمکی دینے کے دو الگ الگ معاملات سامنے آئے ہیں۔ پولیس نے دونوں واقعات میں الگ الگ نوجوانوں کے خلاف مقدمات درج کرکے ان کی تلاش شروع کر دی ہے۔ ان واقعات کے بعد دیگر خواتین اساتذہ میں بھی ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق، 41 سالہ خاتون ٹیچر بھسار محلہ میں واقع اکساہائی اسکول کے سامنے رہتی ہیں۔ اپنی شکایت میں انہوں نے بتایا کہ دیوان شاہ درگاہ روڈ کے رہائشی ساجد عارف مومن نے 11 جولائی سے 21 جولائی 2026 کے درمیان مسلسل ان کا تعاقب کیا، انہیں گھورتا رہا اور ذہنی طور پر ہراساں کرتا رہا۔ بتایا گیا ہے کہ ملزم اپنے دوست محمد زید افضل مختار شیخ عرف ”شیرو“ کے خلاف متاثرہ خاتون کی جانب سے پہلے درج کرائے گئے ایک فوجداری مقدمے سے ناراض تھا۔ اسی رنجش کی بنا پر وہ مبینہ طور پر بار بار خاتون کا پیچھا کرکے انہیں خوفزدہ اور ذہنی اذیت پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ متاثرہ خاتون کی شکایت پر بھوئی واڑی پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تاحال ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش خاتون پولیس سب انسپکٹر سپریا جادھو کر رہی ہیں۔ دوسرے واقعے میں شہر کے قاضی باغ علاقے کی رہائشی 50 سالہ خاتون ملازمہ نے بھونڈی سٹی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے کہ 22 جولائی 2026 کو دوپہر تقریباً ایک بجے کے ایم ای سوسائٹی انگلش میڈیم پری پرائمری اسکول میں یہ واقعہ پیش آیا۔ شکایت کے مطابق صہیب صلاح الدین شیخ (18)، ساکن غیبی نگر، اسکول کے واچ مین

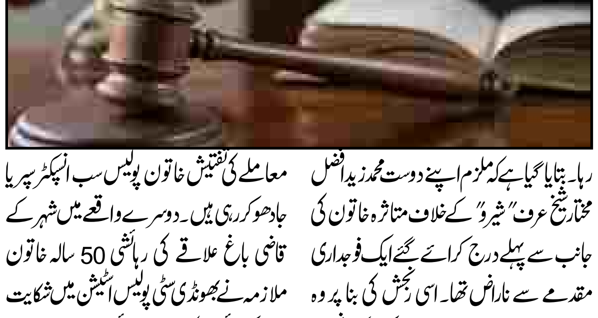

فاروق رئیس کے ساتھ ہوئے ایک تنازع کے بعد اسکول پہنچا تھا۔ خاتون ملازمہ نے واچ مین کو بلا کر معاملے کی معلومات حاصل کیں۔ الزام ہے کہ اس کے بعد ملزم دوبارہ اسکول آیا اور واچ مین کے ساتھ بحث و تکرار اور گالی گلوچ شروع کر دی۔ جب خاتون ملازمہ نے ملزم کو دفتر سے باہر جانے کے لیے کہا تو اس نے ان کے ساتھ بدزبانی کی اور انہیں دھمکیاں دیں۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ ملزم کے اس رویے سے خاتون کی عزتِ نفس مجروح ہوئی اور انہیں ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ملزم کو بی این ایس کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی مزید تفتیش پولیس اہلکار یوگیش اشوک بوراڈے کر رہے ہیں۔

سرکاری نوکری دلانے کے نام پر 70 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی، بھیونڈی کرائم برانچ نے تین ملزمان کو گرفتار کرلیا

بھیونڈی: ۳۱/ جولائی (شارف انصاری):- سرکاری نوکری دلانے کا جھانسہ دے کر بے روزگار نوجوانوں سے لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی کرنے والے ایک منظم گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے بھیونڈی کرائم برانچ نے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزمان نے محکمہ مال (ریونیو) اور محکمہ جنگلات میں ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر ایک نوجوان سے تقریباً 70 لاکھ روپے ہتھیا لیے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے منترالیہ کے سینئر افسران کے جعلی دستخطوں والے دستاویزات، نقلی سرکاری مہریں اور جعلی تقرری سے متعلق کاغذات برآمد کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق یہ معاملہ بھیونڈی کے کالہیر علاقے کا ہے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت عمران عرف شام وٹھوبا کھٹکر، جگل کمار لودھایا عرف لودھیا اور رویندر دیال سنگھ شنکھڈ ورا کے طور پر ہوئی ہے۔ ملزمان نے درشن سنتوش پاٹل کو محکمہ مال اور محکمہ جنگلات میں سرکاری ملازمت دلانے کا یقین دلا کر آن لائن ٹرانزیکشن، بینک ٹرانسفر اور نقد رقم کے ذریعے اس سے تقریباً 70 لاکھ روپے وصول کیے۔ دھوکہ دہی کے بعد ملزمان نے متاثرہ نوجوان کو جعلی تقرری نامہ، شناختی کارڈ اور دیگر سرکاری دستاویزات بھی فراہم کیے۔ جب درشن پاٹل ان کاغذات کی بنیاد پر متعلقہ محکمہ میں ملازمت حاصل کرنے پہنچے تو جانچ کے دوران تمام دستاویزات جعلی ثابت ہوئے۔ اس کے بعد متاثرہ شخص نے نارپولی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ جس کے بعد معاملے کی تفتیش بھیونڈی کرائم برانچ کے سپرد کی گئی۔ تحقیقات کے دوران پولیس نے تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ تلاشی کے دوران ان کے قبضے سے منترالیہ کے مختلف محکموں کے سینئر افسران کے جعلی دستخط، نقلی سرکاری مہریں اور متعدد جعلی دستاویزات برآمد ہوئے۔ پولیس اب اس بات کی بھی تحقیقات کر رہی ہے کہ اس گروہ نے مہاراشٹر کے دیگر اضلاع میں کتنے افراد کو سرکاری نوکری کا جھانسہ دے کر دھوکہ دیا ہے۔ پولیس کے مطابق مرکزی ملزم شام کھٹکر کے خلاف ممبئی، تھانے اور ریاست کے دیگر اضلاع میں دھوکہ دہی، جعلسازی، جعلی دستاویزات تیار کرنے اور آرمس ایکٹ سمیت کئی مجرمانہ مقدمات پہلے سے درج ہیں۔ تھانے کرائم برانچ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس (DCP) امر سنگھ جادھو نے بتایا کہ معاملے کی گہرائی سے تفتیش جاری ہے اور اس گروہ سے وابستہ دیگر افراد کے کردار کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ سرکاری نوکری دلانے کے نام پر کسی بھی شخص کو رقم نہ دیں اور ایسی کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں۔

رکول پریت رامائن کے ٹریلر میں شرپنکھا کے روپ میں!

ممبئی: ۳۱/ جولائی (ایم ملک) رامائنم کے ٹریلر نے سوشل میڈیا پر طوفان برپا کر رکھا ہے، ناظرین اس کے شاندار انداز سے لے کر اس کی شاندار کاسٹ تک ہر چیز پر بحث کر رہے ہیں۔ سب سے بڑے سرپرائز میں سے ایک راکل پریت سنگھ کا شرپنکھا کا پہلا روپ ہے۔ اگرچہ اس کردار کو روایتی طور پر اس کی زبردست موجودگی کے لیے یاد کیا جاتا ہے، لیکن مداح اس کے بارے میں بات کرنا نہیں روک سکتے کہ راکول کتنی شاندار نظر آتی ہے، بہت سے لوگوں نے اسے اسکرین پر اب تک نظر آنے والی ”سب سے خوبصورت شرپنکھا“ کہا ہے۔ اور سوشل میڈیا پر صارفین نے کاسٹنگ کے انتخاب کی تعریف کی۔ ایک مداح نے لکھا، ”شور پانکھا کے لیے کاسٹنگ بالکل بیوٹی کوئین لیول کی ہے،“ جب کہ دوسرے نے صرف اتنا کہا، ”رکول سب سے خوبصورت شرپانکھا ہے۔“ ”بہت سے لوگوں نے محسوس کیا کہ اداکارہ اس کردار کے لیے پرفیکٹ ہیں، اور“ راکول واقعی شرپانکھا کے لیے بہترین انتخاب ہے،“ اور” راکول شرپانکھا کو کاسٹ کرنے کے لیے بہترین انتخاب ہے“ جیسے تبصروں نے تیزی سے توجہ حاصل کی۔ بہت سے صارفین ٹریلر میں اس کی سکرین کی موجودگی کی تعریف کرنا نہیں روک سکے۔” انہوں نے شور پانکھا کھیلنے کے لیے سب سے خوبصورت شخص کا انتخاب کیا،“ ”شورپنکھا خوبصورت تھی لیکن راکول سب سے خوبصورت ہے،“ اور ”Rakul سے میری نظریں نہیں ہٹا سکتا“ جیسے تبصروں نے سوشل میڈیا کی ٹائم لائنز کو سیلاب میں ڈال دیا۔ افسانوں کے مطابق، شرپانکھا اپنی خوبصورتی کے لیے جانی جاتی تھی، اور یہی وجہ ہے کہ اس مشہور کردار کو زندہ کرنے کے لیے راکل پریت سنگھ بہترین انتخاب تھیں۔

جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کے زیرِ اہتمام ”ہر وانکور مہوتسو 2026“ ڈرائنگ مقابلہ منعقد

جلگاؤں: 31 جولائی: (عبدالوحید جنیدی) جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کے زیرِ اہتمام ”ہر

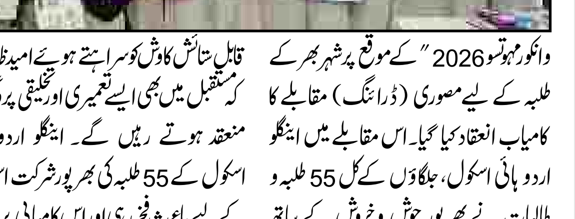

وانکور مہوتسو 2026“ کے موقع پر شہر بھر کے طلبہ کے لیے مصوری (ڈرائنگ) مقابلے کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلے میں اینگلو اردو ہائی اسکول، جلگاؤں کے کل 55 طلبہ و طالبات نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی اور اپنی بہترین تخلیقی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ پیش کیا۔ طلبہ نے ماحولیات، قدرتی حسن، شجرکاری، صفائی اور سبز و شاداب جلگاؤں جیسے موضوعات پر دلکش اور بامعنی تصاویر بنا کر حاضرین اور جج صاحبان کو متاثر کیا۔ اسکول کے آرٹ ماسٹر محترم شریف خان سر نے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں تخلیقی فن کے میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر محترم نعیم بشیر سر نے کہا کہ اس قسم کے مقابلے طلبہ کی فنی صلاحیتوں کو نکھارنے، ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور ماحول دوستی کا شعور بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کی اس قابلِ ستائش کاوش کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ایسے تعمیری اور تخلیقی پروگرام منعقد ہوتے رہیں گے۔ اینگلو اردو ہائی اسکول کے 55 طلبہ کی بھرپور شرکت اسکول کے لیے باعثِ فخر رہی اور اس کامیابی پر انجمن کے صدر الحاج اعجاز عبدالغفار ملک، نائب صدر الحاج سید چاند، سکریٹری امین بھائی بدلی والا نے شرکاء طلبہ کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب نعیم بشیر، سپروائزر جناب ناظم خان اور اسکول کے ڈرائنگ ٹیچر جناب شریف خان سر موجود تھے۔

ماہانہ فاتحہ سراج المجذ و بین حضرت برہنہ شاہ انتظامی کمیٹی کے زیرِ اہتمام حلقہ ذکر اور محفل نعت

حیدرآباد 31/ جولائی (راست) انتظامی کمیٹی درگاہ شریف کے زیر اہتمام سراج المجذ و بین حضرت سید خواجہ حسن برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ کے موقع پر بحسن نگرانی حضرت مولانا قاضی ابو اللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین انتظامی کمیٹی درگاہ شریف ہفتہ ۱۷/ صفر المظفر مطابق یکم/ اگسٹ کو حسب نظام العمل ذیل پروگرام منعقد ہوں گے بعد نماز مغرب جماعت محبوب اللہ قصیدہ بردہ شریف پیش

کرے گی بعد نماز عشاء سما نشید گروپ کے اراکین دف پر نعت و منقبت کے نذرانے پیش کریں گے بعد ازاں صدر محفل مولانا قاضی اسد ثنائی کی نگرانی میں حلقہ ذکر برپا ہوگا ازاں بعد بارگاہ سراج المجذ و بین میں غلاف مبارک اور چادر گل پیش کی جائے گی صلوٰۃ و سلام اور دعا کے بعد زائرین و حاضرین حلقہ ذکر کے لئے لنگر کا اہتمام رہے گا نور القراء حضرت مولانا حافظ و قاری محمد نور نقشبندی کی تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز ہوگا حضرت مولانا ابو عمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، جناب قاری غوث محی الدین قادری سپرنٹنڈنٹ اگریکلچر یونیورسٹی، مولانا سید جعفر محی الدین حسینی قادری شرفی ڈائرکٹر سلطین اسلامک ریسرچ سنٹر، مولانا مفتی محمد صلاح الدین نظامی امام و خطیب جامع مسجد درگاہ شریف اور حافظ محمد افروز امام جامع مسجد فاطمہ بحیثیت مہمانان خصوصی شرکت فرمائیں گے ذمہ داران کمیٹی مولانا حافظ مظفر حسین خان، ڈاکٹر یوسف نقشبندی نائب صدور، جناب مظہر الدین صدیقی، جناب سید شمس الاکبر علی ہاشمی نائبین معتمد، جناب محمد عزیز الرحمن خازن، جناب جی یم منظور معتمد تنظیمی، جناب محمد شمس الدین اور جناب خواجہ معین خان اراکین کمیٹی نے محبان اولیاء اللہ سے شرکت و استفادہ کی گزارش کی ہے۔

ایران سے 2557 ہندوستانی شہریوں کو محفوظ نکالا گیا: کیرتی وردھن سنگھ

نئی دہلی۔ 31/ جولائی۔ ایم این این۔ وزارت خارجہ میں مملکتی وزیر کیرتی وردھن سنگھ نے جمعرات کو راجیہ سبھا کو بتایا کہ مغربی ایشیا میں فروری 2026 سے جاری کشیدگی کے بعد ایران سے 2557 ہندوستانی شہریوں کو آرمینیا یا آذربائیجان کے راستے محفوظ طریقے سے نکال کر وطن واپس بھیجا گیا۔ راجیہ سبھا میں مغربی ایشیا میں ایران۔ امریکہ اور خلیجی خطے کے درمیان کشیدگی کے دوران ہندوستانی شہریوں کے تحفظ کے لیے حکومت کی جانب سے کیے گئے اقدامات سے متعلق مختلف سوالات کے تحریری جواب میں وزیر مملکت نے کہا کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایران سے پڑوسی ممالک تک شہریوں کی سرحد پار منتقلی میں سہولت فراہم کی تاکہ انہیں وطن واپس لایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ فروری 2026 میں مغربی ایشیا میں کشیدگی شروع ہونے کے بعد تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے 2557 ہندوستانی شہریوں کو ایران سے آرمینیا اور آذربائیجان منتقل کرنے میں مدد فراہم کی جہاں سے انہیں ہندوستان واپس بھیجا گیا۔ کیرتی وردھن سنگھ نے بتایا کہ حکومت کے اندازے کے مطابق اس وقت بھی تقریباً 7000 ہندوستانی شہری ایران میں موجود ہیں جن میں دینی مدارس کے طلبہ۔ میڈیکل کے طلبہ۔ مزدور۔ سمندری جہازوں کے عملے کے ارکان اور ماہی گیر شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ایران میں سیکیورٹی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور حالات کے مطابق وقتاً فوقتاً ہندوستانی شہریوں کے لیے ضروری ہدایات جاری کرتی رہی ہے۔ وزیر نے بتایا کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانے نے بحران کے دوران شہریوں کی مدد اور مسلسل رابطے کے لیے چوبیس گھنٹے فعال ہنگامی ہیلپ لائن اور برقی ڈاک کی سہولت بھی قائم رکھی۔ 19 جولائی کو جاری تازہ ترین ہدایت میں حکومت نے ایران میں موجود ہندوستانی شہریوں کو مشورہ دیا تھا کہ اگر ممکن ہو تو دستیاب پروازوں کے ذریعے عارضی طور پر ملک سے باہر چلے جائیں۔ اسی کے ساتھ ایران کا سفر کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کو بھی حالات بہتر ہونے تک اپنا سفر مؤخر کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ ایران میں کشیدگی کے باعث واپس آنے والے ہندوستانی میڈیکل طلبہ کے بارے میں وزیر نے کہا کہ حکومت نے یہ معاملہ ایرانی حکام کے ساتھ اٹھایا ہے اور متاثرہ طلبہ کو درپیش مشکلات کم کرنے کے لیے مختلف امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا کے بحران کے دوران ہندوستان نے سفارتی سطح پر بھی مسلسل سرگرم کردار ادا کیا ہے اور حکومت خطے کے ممالک اور عالمی شراکت داروں سے مسلسل رابطے میں رہی ہے۔

ایم پی ایس سی کے ذریعے براہِ راست بھرتی کا راستہ بند، نوجوانوں کے خواب کچل دیے گئے: اتُل لونڈھے

بھرتی کے 60-40 تناسب میں تبدیلی کا حکومتی فیصلہ فوری واپس لیا جائے، ورنہ نوجوان سڑکوں پر اتریں گے

ممبئی: ۳۱/ جولائی (پریس ریلیز):۔ کانگریس کے سینئر ترجمان اتُل لونڈھے نے کہا ہے کہ بی جے پی کی منووادی حکومت جین زی (Gen-Z) اور نوجوانوں کے مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے۔ نیٹ پیپر لیک کا معاملہ ابھی ٹھنڈا بھی نہیں پڑا تھا کہ مہاراشٹر کی بی جے پی۔ مہایوتی حکومت نے ایک بار پھر نوجوانوں کے خوابوں اور امنگوں پر ضرب لگائی ہے۔ حکومت کے نئے جی آر (سرکاری حکم نامہ) کے باعث مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (MPSC) کے ذریعے براہِ راست افسر بننے کا خواب خطرے میں پڑ گیا ہے۔ حکومت نے افسروں کی بھرتی کے 60-40 تناسب میں تبدیلی کر دی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس ناانصافی جی آر کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے، ورنہ جین زی اور نوجوان ایک بار پھر سڑکوں پر اتر کر حکومت کو سخت جواب دیں گے۔ تلک بھون میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اتُل لونڈھے نے کہا کہ اب تک اگر افسروں کی 100 آسامیاں ہوتیں تو ان میں سے تقریباً 66 فیصد آسامیاں ایم پی ایس سی کے ذریعے براہِ راست بھرتی سے اور 33 فیصد آسامیاں ترقی (پروموشن) کے ذریعے پُر کی جاتی تھیں لیکن بی جے پی حکومت نے نئے جی آر کے ذریعے اس تناسب کو تبدیل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے حکم نامے کے مطابق اب نائب ضلع کلکٹر، تحصیلدار جیسے 60 فیصد عہدے ترقی کے ذریعے اور صرف 40 فیصد عہدے براہِ راست بھرتی سے پُر کیے جائیں گے۔ اسی طرح نائب تحصیلدار کے 80 فیصد عہدے ترقی کے ذریعے جبکہ صرف 20 فیصد آسامیاں براہِ راست بھرتی کے لیے رکھی جائیں گی۔ یہ فیصلہ افسر بننے کا خواب دیکھنے والے لاکھوں نوجوانوں اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ کھلی ناانصافی ہے۔ اتُل لونڈھے نے مزید کہا کہ حال ہی میں محکمہ مال (ریونیو) میں 160 عہدے ترقی کے ذریعے پُر کیے گئے ہیں۔ اس پر وزیر چندر شیکھر باونکولے نے دعویٰ کیا کہ اس سے محکمہ مال زیادہ مؤثر ہو جائے گا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ براہِ راست بھرتی کے ذریعے منتخب ہونے والے نوجوان اہل اور باصلاحیت نہیں ہوتے؟ انہوں نے کہا کہ صرف پونے میں تقریباً 32 لاکھ نوجوان ایم پی ایس سی کی تیاری کر رہے ہیں، لیکن حکومت کے اس نئے فیصلے نے ان کے خواب چکنا چور کر دیے ہیں۔ یہ فیصلہ کسانوں، مزدوروں، محنت کشوں، متوسط طبقے کے والدین اور لاکھوں نوجوانوں کے لیے شدید مایوسی کا باعث بنا ہے۔ اب براہِ راست بھرتی کے ذریعے افسر بننے کا خواب صرف خواب بن کر رہ جائے گا۔ اتُل لونڈھے نے کہا کہ یہ کسی سیاسی پارٹی کا نہیں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ حکومت کو اس جی آر پر فوری نظرثانی کرتے ہوئے اسے واپس لینا چاہیے، بصورتِ دیگر کانگریس عوام اور نوجوانوں کے ساتھ سڑکوں پر اتر کر حکومت سے جواب طلب کرے گی۔

مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال پر اعلیٰ سطحی اجلاس

نئی دہلی: 31/ جولائی۔ ایم این این۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی نے مشرقِ وسطیٰ کی موجودہ صورتحال کے پیشِ نظر کابینہ کمیٹی برائے سلامتی کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی، جس میں توانائی کے تحفظ، کھاد کی فراہمی، بھارتی شہریوں کی سلامتی اور سمندری جہازوں پر خدمات انجام دینے والے بھارتی ملاحوں کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کے دوران وزیرِ اعظم نے ہدایت دی کہ بھارتی اور غیر ملکی پرچم بردار جہازوں پر کام کرنے والے بھارتی ملاحوں اور ان کے اہلِ خانہ کے لیے ایک خصوصی نظام قائم کیا جائے، جو انہیں بروقت معلومات، ہنگامی معاونت اور مشاورتی سہولیات فراہم کرے۔

طلبا احتجاج میں زخمی دہلی پولیس اہلکاروں کے اہلِ خانہ کی پریس کانفرنس

جنتر منتر احتجاج کے دوران پولیس پر تشدد کے الزامات

نئی دہلی۔ 31/ جولائی۔ ایم این این۔ کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں دہلی پولیس کے زخمی اہلکاروں کے اہلِ خانہ نے جنتر منتر پر حالیہ طلبہ احتجاج کے دوران پولیس اہلکاروں پر ہونے والے مبینہ تشدد پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ اہلِ خانہ کا کہنا تھا کہ احتجاج کے دوران متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے، جن میں بعض کو شدید چوٹیں آئیں، تاہم ان کی قربانیوں اور مشکلات کو مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ قانون و امن برقرار رکھنے کے لیے تعینات اہلکار بھی تشدد کا نشانہ بنے اور ان کے اہلِ خانہ بھی اس کے اثرات سے متاثر ہوئے۔ پریس کانفرنس کے دوران اہلِ خانہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ طلبہ کے احتجاج میں بعض سماج دشمن عناصر شامل ہو گئے تھے، جنہوں نے مبینہ طور پر طلبہ کو پولیس اہلکاروں کے خلاف تشدد پر اکسایا، جس کے باعث صورتحال مزید کشیدہ ہوگئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ احتجاج کے دوران پیش آنے والے تمام پرتشدد واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور زخمی پولیس اہلکاروں کو مناسب طبی سہولیات اور معاونت فراہم کی جائے۔ پریس کانفرنس کے دوران پیش کیے گئے یہ الزامات متعلقہ اہلِ خانہ کے دعووں پر مبنی ہیں، جن کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔

آر پی ایف ناندیڑ کی کاروائی، مسافروں کا سامان چوری کرنے والے دو ملزمان گرفتار،

3.69 لاکھ روپے مالیت کے 14 مسروقہ موبائل فون برآمد

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) ناندیڑ ڈویژن نے "آپریشن یاتری سُرکشا" کے تحت دو الگ الگ کارروائیوں میں مسافروں کا سامان اور موبائل فون چوری کرنے والے دو ملزمان کو گرفتار کر کے مجموعی طور پر 14 مسروقہ موبائل فون برآمد کیے ہیں، جن کی مالیت تقریباً 3 لاکھ 69 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ سینئر ڈویژنل سکیورٹی کمشنر دیپ چندر آریہ کی ہدایت پر ناندیڑ ڈویژن میں مسافروں کی املاک کی چوری (ToPB) کی روک تھام اور ان جرائم کا سراغ لگانے کے لیے خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔ اسی مہم کے تحت آر پی ایف نے گورنمنٹ ریلوے پولیس (GRP) کے ساتھ مشترکہ کارروائیاں انجام دیں۔ پہلی کارروائی چھترپتی سمبھاجی نگر میں کی گئی، جہاں CIB/D&I ناندیڑ، خصوصی ToPB ٹیم اور GRP/LCB کی مشترکہ ٹیم نے 19 سالہ کندن کلانی کو گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے 13 مسروقہ موبائل فون برآمد ہوئے، جن کی مالیت تقریباً 3 لاکھ 49 ہزار روپے ہے۔ ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے GRP چھترپتی سمبھاجی نگر کے حوالے کر دیا گیا۔ دوسری کارروائی ناندیڑ ریلوے اسٹیشن پر عمل میں آئی، جہاں CIB/D&I ناندیڑ اور GRP ناندیڑ کی مشترکہ ٹیم نے 21 سالہ انکیت مگرے کو گرفتار کیا۔ اس کے قبضے سے 20 ہزار روپے مالیت کا ایک مسروقہ ریلمی موبائل فون برآمد کیا گیا۔ مزید تفتیش کے لیے ملزم کو GRP ناندیڑ کے حوالے کر دیا گیا۔ ریلوے حکام کے مطابق یہ کامیاب کارروائیاں خفیہ اطلاعات، مؤثر نگرانی، باریک بینی سے کی گئی تفتیش اور آر پی ایف و جی آر پی کے بہترین تال میل کا نتیجہ ہیں۔ سینئر ڈویژنل سکیورٹی کمشنر دیپ چندر آریہ نے کارروائی انجام دینے والی آر پی ایف ٹیموں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ریلوے مسافروں کی جان و مال کے تحفظ کے لیے آر پی ایف ناندیڑ پوری طرح پُرعزم ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر کے دوران اپنی قیمتی اشیاء کی حفاظت کریں، چوکس رہیں، اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی یا چوری کے واقعہ کی صورت میں فوری طور پر ریل مدد ہیلپ لائن 139 یا قریبی RPF/GRP چوکی سے رابطہ کریں۔

کھیل محکمہ کی ترقیاتی اسکیموں کے لیے

10 اگست تک درخواستیں طلب

ناندیڑ، 31 جولائی: ریاست میں کھیلوں کے فروغ اور عوام کی صحت بہتر بنانے کے مقصد سے حکومت کی کھیل و یوتھ پالیسی پر مؤثر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں مالی سال 2026-27 کے لیے "جمنازیم ترقیاتی امدادی اسکیم" اور "کھیل میدان ترقیاتی امدادی اسکیم" کے تحت اہل اداروں سے 10 اگست 2026 تک تجاویز اور درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ جمنازیم ترقیاتی امدادی اسکیم کے تحت کم از کم ایک ہزار مربع فٹ جگہ اور اس میں کم از کم 500 مربع فٹ کا الگ ورزش ہال ہونا ضروری ہے۔ جمنازیم کی تعمیر کے لیے زیادہ سے زیادہ 14 لاکھ روپے کی امداد دی جائے گی، جبکہ جدید ورزشی آلات کی خریداری اور اوپن جم کے قیام کے لیے زیادہ سے زیادہ 7 لاکھ روپے کی گرانٹ فراہم کی جائے گی۔ اس اسکیم کے لیے ناندیڑ ضلع کی سرکاری اسکولیں، مقامی خود اختیاری ادارے، سرکاری اسپتال، صنعتی تربیتی ادارے (ITI)، سرکاری و امدادی تعلیمی ادارے، آشرم اسکول، ہاسٹل، پولیس ویلفیئر فنڈ، سرکاری دفاتر، جمخانہ اور حکومت کے مقررہ معیار پر پورا اترنے والے دیگر ادارے درخواست دے سکتے ہیں۔ کھیل میدان ترقیاتی امدادی اسکیم کے تحت میدان کی ہمواری، 200 میٹر رننگ ٹریک، باڑ، معیاری کھیل کے میدان، بیت الخلا اور چینجنگ روم، پینے کے پانی کی سہولت، اسٹور روم، فلڈ لائٹس، تماشائیوں کے لیے گیلری، شیڈ اور ڈرینیج جیسے ترقیاتی کاموں کے لیے زیادہ سے زیادہ 7 لاکھ روپے کی امداد فراہم کی جائے گی، جبکہ کھیلوں کا سامان خریدنے کے لیے زیادہ سے زیادہ 3 لاکھ روپے کی گرانٹ دی جائے گی۔ اس اسکیم کے لیے گرام پنچایت، نگر پریشد، میونسپل کارپوریشن، ضلع پریشد، سرکاری و امدادی اسکول، آشرم اسکول، کالج، پولیس محکمہ، اسپورٹس کلب، آفیسرز کلب، سرکاری دفاتر اور جمخانہ اہل ہوں گے۔ متعلقہ ادارے کے پاس اپنی ملکیت کی زمین یا کم از کم 30 سالہ رجسٹرڈ لیز پر حاصل شدہ زمین ہونا لازمی ہے۔ تمام اہل ادارے مقررہ فارم میں ضروری دستاویزات کے ساتھ اپنی درخواستیں 10 اگست 2026 تک دفتری اوقات میں ضلع کھیل افسر کے دفتر، ضلع کھیل کمپلیکس، اسٹیڈیم احاطہ، انڈور ہال، ناندیڑ میں جمع کرا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے ضلع کھیل افسر کے دفتر سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اپیل ضلع کھیل افسر بھیرو ناتھ نائیک واڑی نے کی ہے۔

بھارت نے PoJK میں پاکستان کے ظالمانہ کریک ڈاؤن کی مذمت کی

نئی دہلی۔ 31/جولائی۔ ایم این این۔ بھارت نے جمعہ کے روز پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) میں سکیورٹی کریک ڈاؤن پر پاکستان پر اپنی تنقید کو تیز کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسلام آباد کے اقدامات کا جائزہ لے اور اسے شہریوں کے خلاف مظالم کے طور پر بیان کرنے کے لئے اسے ذمہ دار ٹھہرائے۔ یہ تبصرہ ان رپورٹس کے درمیان سامنے آئے ہیں کہ 27 جولائی سے لے کر اب تک 40 کے قریب افراد مارے جا چکے ہیں کیونکہ سکیورٹی فورسز نے علاقے میں بلدیاتی انتخابات کے دوران مظاہرین کے خلاف کارروائی کی تھی۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ پرامن مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعدد ہلاکتیں ہوئیں اور متعدد زخمی ہوئے۔ ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر میں شہریوں کے خلاف ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اطلاع دی گئی ہلاکتوں اور زخمیوں سے خطے میں لوگوں کے تئیں اسلام آباد کے نقطہ نظر کی عکاسی ہوتی ہے اور بین الاقوامی توجہ کی ضرورت ہے۔ پاک مقبوضہ جموں وکشمیر نے گزشتہ کئی ہفتوں کے دوران مسلسل مظاہروں کا مشاہدہ کیا ہے، جو کہ زندگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، انتظامی غفلت کے الزامات، سیاسی پسماندگی اور اقلیتی برادریوں کے خلاف امتیازی سلوک کے دعووں پر عوامی غصے کی وجہ سے ہے۔ مظاہروں کی زیادہ تر قیادت مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی نے کی ہے،

چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کا نیا طریقہ کار جمہوریت پر حملہ ہے: سچن ساونت

ممبئی: آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور تلنگانہ کے شریک انچارج سچن ساونت نے چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کے نئے طریقہ کار پر مرکزی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ سلیکشن کمیٹی میں کی گئی تبدیلی جمہوری اقدار اور الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر براہِ راست حملہ ہے۔ سچن ساونت نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا کہ مرکزی حکومت نے چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب کے لیے پہلے سے موجود کمیٹی، جس میں وزیر اعظم، چیف جسٹس آف انڈیا اور قائدِ حزبِ اختلاف شامل تھے، میں ترمیم کرتے ہوئے چیف جسٹس کی جگہ وزیر داخلہ کو شامل کر دیا ہے۔ اس تبدیلی کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر درخواست کی سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے حکومت کا مؤقف پیش کیا، جسے سچن ساونت نے غیر منطقی اور مضحکہ خیز قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ کہنا کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے بارے میں بد نیتی کا گمان کرنا غلط ہے اور وزیر اعظم کا منصب مقدس ہے، کسی بھی آئینی منطق پر پورا نہیں اترتا۔ آئینِ ہند کسی بھی عہدے کو لامحدود اختیارات نہیں دیتا، کیونکہ اگر ایسا ہو تو جمہوریت کو آمریت میں تبدیل ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ سچن ساونت نے سوال اٹھایا کہ اگر وزیر اعظم کے منصب کی تقدیس ہی تقرری کے لیے کافی ہے تو پھر سلیکشن کمیٹی بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ وزیر اعظم اکیلے ہی الیکشن کمشنروں کی تقرری کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری کا انحصار اسی بات پر ہے کہ اس کی تقرری کا عمل شفاف، متوازن اور غیر جانب دار ہو۔ ساونت نے الزام لگایا کہ گزشتہ بارہ برسوں کے دوران وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کے طرزِ عمل سے جمہوری ادارے مسلسل کمزور ہوئے ہیں، اس لیے یہ کہنا کہ انہیں غیر جمہوری سمجھنا غلط ہے، خود ایک مذاق ہے۔ سچن ساونت نے مزید کہا کہ سلیکشن کمیٹی کی غیر جانبداری کو ختم کر کے اسے یکطرفہ بنانا بذاتِ خود ایک غیر جمہوری اقدام ہے، جسے ملک کے عوام کو سمجھنا چاہیے، کیونکہ ایسے فیصلے آئینی اداروں کی خودمختاری اور جمہوری نظام کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

اجمیر ڈویژن میں ڈبل لائن کے کام کے باعث چند ٹرینیں نظرثانی شدہ اوقات کے مطابق چلیں گی

ناندیڑ: اجمیر ڈویژن کے جھروسا، بندن وارا اور سنگاول ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان ڈبل لائن کے کام کے آغاز کے باعث چند مسافر ٹرینوں کے شیڈول میں عارضی تبدیلی کی گئی ہے۔ جنوبی وسطی ریلوے کے مطابق درج ذیل ٹرینیں مقررہ تاریخوں پر نظرثانی شدہ وقت کے مطابق روانہ ہوں گی:

ٹرین نمبر 17019 حصار حیدرآباد ایکسپریس: 6 اکتوبر 2026 کو حصار سے 120 منٹ تاخیر سے روانہ ہوگی۔

ٹرین نمبر 12719 جے پور۔ حیدرآباد ایکسپریس: 23 ستمبر، 25 ستمبر، 30 ستمبر، 2 اکتوبر اور 7 اکتوبر 2026 کو جے پور سے 60 منٹ تاخیر سے روانہ ہوگی۔

ٹرین نمبر 17080 جے پور ✖ حیدرآباد ایکسپریس: 20 ستمبر، 27 ستمبر اور 4 اکتوبر 2026 کو جے پور سے 60 منٹ تاخیر سے روانہ ہوگی۔ ریلوے انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ یہ تبدیلیاں صرف مذکورہ تاریخوں کے لیے نافذ رہیں گی۔ مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ سفر سے قبل اپنی ٹرین کے تازہ ترین اوقات **RailOne**، **NTES** ایپ، ریلوے کی سرکاری ویب سائٹ یا ریل ہیلپ لائن **139** کے ذریعے ضرور معلوم کر لیں۔

آر آر بی امتحان کے امیدواروں کی اضافی بھیڑ کے پیش نظر

جالنا۔ رائچور۔ جالنا ایکسپریس میں دو اضافی جنرل کوچز کا اضافہ

ناندیڑ: ریلوے ریکروٹمنٹ بورڈ (RRB) کے امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے ٹرین نمبر 17663 / 17664 جالنا ✖ رائچور ✖ جالنا ایکسپریس میں دو اضافی جنرل سیکنڈ کلاس (GS) کوچز عارضی طور پر شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق: ✖ ٹرین نمبر 17663 (جالنا ✖ رائچور): یکم اگست 2026 سے 6 اگست 2026 تک جالنا سے روانہ ہونے والی تمام ٹرینوں میں دو اضافی جنرل سیکنڈ کلاس کوچز شامل کیے جائیں گے۔ ✖ ٹرین نمبر 17664 (رائچور ✖ جالنا): 2 اگست 2026 سے 7 اگست 2026 تک رائچور سے روانہ ہونے والی تمام ٹرینوں میں بھی دو اضافی جنرل سیکنڈ کلاس کوچز لگائے جائیں گے۔ جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن کے مطابق یہ عارضی انتظام آر آر بی امتحان دینے والے امیدواروں کو زیادہ سہولت، آرام دہ سفر اور بھیڑ میں کمی کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں اور امتحان کے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس اضافی سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

پولیس کی غیر قانونی ریت کانکنی کے خلاف بڑی کارروائی

تقریباً 3.64 کروڑ روپے مالیت کا سامان ضبط

ناندیڑ: ضلع میں غیر قانونی کاروباروں کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے گوداوری ندی کے آسارجن تا مارکنڈ علاقے میں جاری غیر قانونی ریت کانکنی کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 3 کروڑ 64 لاکھ 45 ہزار 800 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ اس معاملے میں 6 ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق 30 جولائی 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کے انچارج اومکانت چینچولکر اپنی خصوصی ٹیم کے ساتھ غیر قانونی دھندوں اور غیر قانونی معدنیات کی کانکنی کے خلاف گشت کر رہے تھے۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملی کہ آسارجن تا مارکنڈ کے درمیان گوداوری ندی کے پاٹ میں کچھ افراد کشتیوں، تیرتے ہوئے پلیٹ فارم (ترافوں) اور انجنوں کی مدد سے بڑے پیمانے پر غیر قانونی ریت نکال رہے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے پنچ گواہوں کی موجودگی میں موقع پر چھاپہ مارا۔ پولیس کو دیکھتے ہی کئی افراد موقع سے فرار ہو گئے، تاہم ریت کی کانکنی میں استعمال ہونے والی بڑی مقدار میں مشینری اور دیگر سامان برآمد ہوا، جسے ضبط کر کے پنچنامہ تیار کیا گیا۔ ضبط شدہ سامان میں 211 تیرتے ہوئے ترافے (تقریباً 1 کروڑ 5 لاکھ 50 ہزار روپے)، 15 انجن (45 لاکھ روپے)، 10 بڑی لوہے کی کشتیاں (1 کروڑ 50 لاکھ روپے)، 5 چھوٹی لوہے کی کشتیاں (50 لاکھ روپے)، تقریباً 160 براس ریت (8 لاکھ روپے)، ندی کنارے موجود تقریباً 100 براس ریت (5 لاکھ روپے)، 25 بڑی ٹوکریاں، 20 بیلچے، 20 لوہے کے ڈرم، 8 پلاسٹک کے ڈبے اور 20 لوہے کے پائپ شامل ہیں۔ موقع پر موجود بعض سامان کو ضابطے کے مطابق تلف بھی کیا گیا۔ پولیس نے اس معاملے میں نارائن بابوراؤ پُنڈ، وٹھل دشرتھ ڈک، گووند بالاجی ڈک (ساکنان پمپل گاؤں)، سچن شری ساگر (ساکن کلال)، گنگادھر میتھیواڑ، چندرکانت کاماجی لاکڑے (ساکن مارکنڈ) سمیت پانچ سے چھ نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان نے حکومت کی کسی بھی قانونی اجازت کے بغیر گوداوری ندی سے غیر قانونی طور پر ریت نکال کر سرکاری خزانے کو نقصان پہنچایا۔ اس سلسلے میں ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں مقدمہ نمبر 928/2026 درج کیا گیا ہے۔ مقدمہ بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعات 303(2)، 3(5)، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 48(7)، 48(8)، ماحولیاتی تحفظ قانون کی دفعات 9 اور 15، نیز عوامی املاک کو نقصان سے تحفظ کے قانون کی دفعات 3 اور 7 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

21 ویں صدی ایسے نوجوانوں کا خیر مقدم کرے گی جو متعدد

شعبوں سے علم کو یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ منوج سنہا

جموں، 31 جولائی۔ ایم این این۔ جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کے روز کہا کہ 21 ویں صدی نوجوانوں کی ہوگی جو متعدد شعبوں سے علم کو یکجا کر سکتے ہیں اور پیچیدہ چیلنجوں کا اختراعی حل تلاش کر سکتے ہیں۔ یہ باتیں انہوں نے کلسٹر یونیورسٹی جموں میں نئے تعلیمی پروگراموں کے سلسلے کا افتتاح کرتے ہوئے کہیں۔ سنہا نے کہا کہ آج دنیا کسی ایک موضوع تک محدود ماہرین کے بجائے کثیر الثباتی مفکرین کا مطالبہ کرتی ہے۔ "مجھے یقین ہے کہ 21 ویں صدی ان نوجوانوں کا خیر مقدم کرے گی جو صرف ایک مضمون کے ماہر نہیں ہیں لیکن متعدد شعبوں سے علم کو اکٹھا کر سکتے ہیں اور نئے حل تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہاں لوک بھون میں یونیورسٹی کے "ڈیزائن یور ڈگری" پروگرام اور دیگر تعلیمی اقدامات کے آغاز کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل ان لوگوں کا ہے جو امکانات کو پہچانتے ہیں، نہ کہ حدود۔ یہ اقدام طلباء کو اپنے تعلیمی سفر کو اپنی دلچسپیوں، صلاحیتوں اور خواہشات کے مطابق یکجا کرنے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ علم کی سرحدیں پھیل رہی ہیں اور معاشرے کو درپیش مسائل کثیر جہتی ہیں، جن کے بامعنی حل کے لیے کثیر الجہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ سنہا نے فزکس، کیمسٹری، نباتیات، حیوانیات، ریاضی اور جغرافیہ میں مربوط پروگراموں کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے کورسز پیچیدہ مسائل سے نمٹنے کے قابل جامع محققین کو تیار کرنے میں مدد کریں گے۔ موسمیاتی تبدیلی کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو سمجھنے کے لیے کیمسٹری، فزکس، ریاضی اور جغرافیہ سمیت کئی شعبوں سے تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "اگر ہم اپنے طلباء کو شروع سے ہی ایک وسیع تناظر فراہم کرتے ہیں، تو وہ صرف ایک مضمون کے ماہر نہیں بنیں گے بلکہ وہ محقق اور مفکر کے طور پر ابھریں گے جو پیچیدہ مسائل کو پوری طرح سمجھنے اور ان کا حل تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔" یونیورسٹی نے سناتن دھرم اور انڈین نالج سسٹم میں ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ بھی شروع کیا اور ویدک اسٹڈیز کا ایک شعبہ قائم کیا۔

5,070 کروڑ روپے کی پی ایم سوریا سرووریوجنا کو منظوری دی

نئی دہلی۔ 31/ جولائی۔ ایم این این۔ پریس انفارمیشن بیورو (PIB) کے مطابق، وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں مرکزی کابینہ نے جمعہ کو پردھان منتری سوریہ سروور یوجنا (PM-SSY) کو منظوری دی، ایک نئی اسکیم جس کا مقصد توانائی ذخیرہ کرنے والے نظام کے ساتھ مربوط فلوٹنگ سولر فوٹو وولٹک پروجیکٹوں کو تیار کرنا ہے۔ اسکیم کا کل مالیاتی خرچہ 5,070 کروڑ روپے ہے۔ پی آئی بی کے مطابق، اس اقدام کا ہدف 5,000 میگاواٹ تیرتی شمسی صلاحیت کے ساتھ ساتھ مشترکہ توانائی کے ذخیرہ کرنے والے نظاموں کی ترقی ہے جس میں کم از کم دو گھنٹے ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے،

ٹی سی گم گئی

میری محمد عقیل ولد عبدالروف کے نام کی ساتویں جماعت کی ناندیڑ واگھالہ شہر میونسپل کارپوریشن پرائمری وہائی اسکول نمبر 8 قیوم پلاٹ ناندیڑ کی ٹی سی قیوم پلاٹ تا ریلوے اسٹیشن دوران سفر کہیں گم گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

محمد عقیل ولد عبدالروف

مفیکو روڈ قیوم پلاٹ ناندیڑ

9767355339

حمایت نگر قتل کیس میں مرکزی ملزم کو عمر قید

مؤثر تفتیش اور مضبوط پیروی سے اہم کامیابی

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز) بھوکر کی عدالت نے حمایت نگر قتل کیس میں اہم فیصلہ سناتے ہوئے مرکزی ملزم کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ یہ کامیابی ناندیڑ پولیس کی مؤثر تفتیش اور سرکاری وکیل کی مضبوط عدالتی پیروی کا نتیجہ قرار دی جا رہی ہے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جناب محمد ناصر محمد سلیم نے پولیس اسٹیشن حمایت نگر کے جرم نمبر 04/2022 کے مقدمہ (تعزیرات ہند کی دفعات 302، 307، 326، 324، 109، 504، 506 اور 34) میں فیصلہ سناتے ہوئے مرکزی ملزم گرو مہاراج شیوداس سوامی (عمر 31 سال)، ساکن پلس پور پوائنٹ، حمایت نگر، ضلع ناندیڑ کو قصوروار قرار دیا۔ عدالت نے اسے عمر قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی، جبکہ اسی مقدمہ کے دیگر تین ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا۔ مرکزی ملزم مقدمہ درج ہونے کے بعد سے عدالتی تحویل میں تھا۔ یہ واقعہ 5 جنوری 2022 کو دوپہر تقریباً 12:30 بجے حمایت نگر کے کھاراپور پھاٹا، سینٹرل بینک کے قریب پیش آیا تھا، جہاں گاڑی میں مسافر بٹھانے کے تنازع پر شیخ ندیم شیخ خلیل (20 سال) اور ان کے بھائی پر تیز دھار ہتھیار سے جان لیوا حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں شیخ عمران (امروز) شیخ جلیل (27 سال) شدید زخمی ہوئے اور علاج کے دوران دم توڑ گئے، جبکہ شیخ ندیم بھی شدید زخمی ہوئے تھے۔ اس واقعہ کے بعد حمایت نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ کی تفتیش اُس وقت کے اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر بی۔ جی۔ مہاجن نے نہایت مہارت سے انجام دی۔ دورانِ تفتیش جائے وقوعہ کا پنچنامہ، زخمی اور گواہوں کے بیانات، طبی شواہد، فارنزک رپورٹ، آلۂ قتل اور کپڑوں کی ضبطی سمیت تمام سائنسی شواہد اکٹھا کر کے بروقت عدالت میں چارج شیٹ پیش کی گئی، جس کی بنیاد پر استغاثہ ملزم کا جرم ثابت کرنے میں کامیاب رہا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر عدالتوں میں زیر سماعت اہم مقدمات کی نگرانی کے لیے "ٹرائل مانیٹرنگ سیل" بھی قائم کیا گیا ہے، جس سے سنگین مقدمات کی مؤثر پیروی ممکن ہو رہی ہے۔ سرکاری فریق کی جانب سے اسسٹنٹ گورنمنٹ پلیڈر (AGP) محترمہ انورادھا داوکرے نے مضبوط دلائل پیش کیے، جبکہ پولیس سب انسپکٹر نعیم خان اور ہیڈ کانسٹیبل رمیش آڈے نے بھی مقدمہ کی مؤثر پیروی میں اہم کردار ادا کیا۔ ناندیڑ ضلع پولیس نے بروقت تفتیش مکمل کر کے عدالت میں مضبوط چارج شیٹ داخل کی، جس کے نتیجے میں قتل جیسے سنگین مقدمہ میں مرکزی ملزم کو عمر قید کی سزا دلوانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ فیصلہ اس بات کا واضح پیغام ہے کہ سنگین جرائم کے مرتکب افراد قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

پورٹل پر درج قرض معافی کی رقم ہی حتمی ہوگی

کسان کسی قسم کے ابہام میں نہ رہیں: ضلع کلکٹر کرڈیلے

ناندیڑ، 31 جولائی: (ورق تازہ نیوز) ریاستی حکومت کی "پنیہ شلوک اہلیہ دیوی ہولکر کسان قرض معافی اسکیم-2026" کے تحت گاؤں کی سطح پر جاری کی گئی فہرستوں میں درج بقایا قرض کی رقم اور اسکیم کے پورٹل پر ظاہر ہونے والی رقم میں اگر فرق نظر آئے تو کسان کسی بھی قسم کے ابہام میں نہ رہیں، بلکہ پورٹل پر درج رقم کو ہی حتمی اور قابلِ قبول سمجھیں۔ یہ اپیل ضلع کلکٹر راہل کردیلے نے کی ہے۔ انہوں نے اہل کسانوں سے آدھار تصدیق (e-KYC) اور ایگری اسٹیک رجسٹریشن جلد از جلد مکمل کرنے کی بھی درخواست کی۔ ضلع کلکٹر دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راہل کردیلے نے بتایا کہ اس موقع پر ضلع ڈپٹی رجسٹرار شاہوراج ہیرے اور مختلف ذرائع ابلاغ کے نمائندے بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ 2 جون 2026 کے سرکاری فیصلے کے مطابق شروع کی گئی اس اسکیم میں قرض معافی، ون ٹائم سیٹلمنٹ (OTS) اور ترغیبی فوائد کے تین اہم اجزاء شامل ہیں۔ ضلع میں اب تک 2 لاکھ 24 ہزار قرض کھاتوں کی معلومات پورٹل پر اپ لوڈ کی جا چکی ہیں، جن میں سے 99 ہزار کھاتے اہل قرار پائے ہیں۔ ان میں 32 ہزار کھاتوں کی آدھار تصدیق مکمل ہو چکی ہے، جبکہ باقی مستحقین کی تصدیق کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ ضلع کلکٹر نے بتایا کہ کمرشل بینکوں کے این پی اے کھاتہ دار کسانوں کی گاؤں کی سطح پر جاری فہرستوں اور پورٹل پر درج بقایا قرض کی رقم میں فرق سے متعلق شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ پورٹل پر درج بقایا رقم 31 مارچ 2026 تک کی واجب الادا رقم ہے اور اسی کو درست تصور کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ حکومت نے یکم جولائی 2026 کو تمام بینکوں کو ہدایت دی تھی کہ یکم اپریل 2026 کے بعد کا سود وصول نہ کیا جائے، جس پر تمام بینکوں نے تحریری رضامندی بھی دے دی ہے۔ راہل کردیلے نے کہا کہ اگر کسان پورٹل پر درج رقم سے متفق ہیں تو وہ فوری طور پر اپنی آدھار تصدیق مکمل کریں۔ تصدیق مکمل ہونے کے بعد جاری ہونے والی رسید میں منظور شدہ قرض معافی کی رقم درج ہوگی، جس کے بعد یہ رقم براہِ راست ڈی بی ٹی (DBT) کے ذریعے متعلقہ قرض کھاتے میں منتقل کی جائے گی۔ قرض مکمل طور پر ختم ہونے کے بعد کسان کو "قرض بے باقی سرٹیفکیٹ" بھی جاری کیا جائے گا، جبکہ مستحقین کی فہرستیں متعلقہ بینک شاخوں اور کوآپریٹو سوسائٹیوں میں بھی آویزاں کی جائیں گی۔ اگر کسی کسان کو پورٹل پر درج رقم یا قرض کی تفصیلات پر اعتراض ہو تو وہ اسکیم کے پورٹل پر "گریوینس" درج کرا سکتا ہے۔ ان شکایات کا ازالہ ضلع کلکٹر کی سربراہی میں قائم ضلعی سطح کی کمیٹی کرے گی۔ اس مقصد کے لیے "آپلے سرکار سیوا کیندر" بھی فعال کیے جا رہے ہیں۔ ضلع کلکٹر نے یہ بھی واضح کیا کہ قرض معافی کا فائدہ حاصل کرنے والے تمام اہل کسانوں کو متعلقہ بینکوں کے ذریعے خریف سیزن کے لیے فصلی قرض بھی فراہم کیا جائے گا۔

ناندیڑ پولیس محکمہ کے 16 افسران واہلکار ریٹائر،

شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد

ناندیڑ: ناندیڑ پولیس محکمہ کے 2 پولیس سب انسپکٹر، 9 گریڈ پولیس سب انسپکٹر اور 5 پولیس اہلکار، مجموعی طور پر 16 افسران واہلکار، مقررہ عمر مکمل ہونے پر 31 جولائی 2026 کو سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ہیڈکوارٹر) سنیل مانے نے تمام ریٹائر ہونے والے افسران واہلکاروں کا گلدستہ، شال، ناریل اور یادگاری تحفہ پیش کر کے پرتپاک استقبال و اعزاز کیا۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر نیلابھ روہن نے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد تمام افسران واہلکار اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں، اپنی صحت کا خصوصی خیال رکھیں اور خوشحال و پرسکون زندگی بسر کریں۔ یہ الوداعی تقریب پولیس سپرنٹنڈنٹ آفس ناندیڑ کے منتھن ہال میں منعقد ہوئی، جس میں پولیس ویلفیئر شعبہ کے پولیس انسپکٹر جگدیش منڈلوار سمیت بڑی تعداد میں پولیس افسران اور اہلکار موجود تھے۔ تقریب کی نظامت اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر ریاض شیخ (ریڈر برانچ) نے انجام دی، جبکہ اس کے کامیاب انعقاد کے لیے پولیس سب انسپکٹر آشیش بوراٹے، پولیس کانسٹیبل ماروتی کامبلے، نریندر راٹھوڑ (پی آر او آفس) اور پولیس کانسٹیبل سویتا بھیملاواڑ (پولیس ویلفیئر شعبہ) نے اہم ذمہ داریاں نبھائیں۔ ریٹائر ہونے والے افسران واہلکاروں میں ولاس ماروتی مستاپورے، وشوا بھر دیگامبر راؤ نکم، خیوم شمس الدین شیخ، سماجی دتاتریہ قدم، موہن امر سنگھ راٹھوڑ، بالاجی مادھو راؤ پندلواڑ، امردشرتھ پردیشی، اُتم گوپال گائیکواڑ، ناگوراؤ اُدے سنگھ چوہان، پرکاش لمباجی راؤ راٹھوڑ، اُدھو گونڈیبا بھارتی، بھیم راؤ اُملا جادھو، خوشال پرمیشور تپداڑے، بابوراؤ گنپت مورے، ویدن ساگر پرلہاد جونڈھلے اور وبھجناتھ رگھوناتھ شرسات شامل ہیں۔

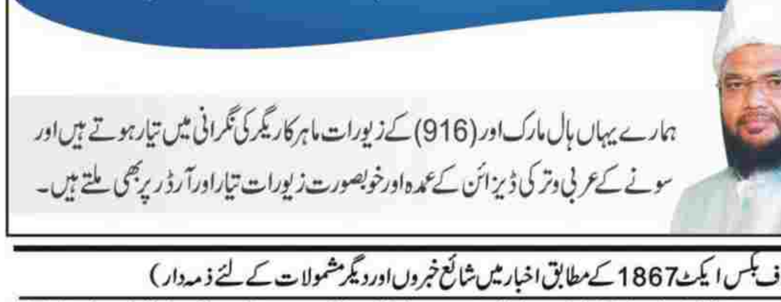

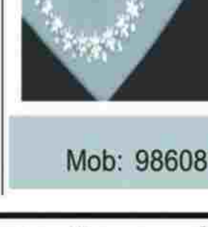

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی